فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر ایک جامع تحریر

جمال صداقت

حضرت مولانا غلام حسین قمر یزدانی مدظلہ

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

فضائل سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پر ایک جامع تحریر

جمالِ صداقت

حضرت مولانا غلام حسین قمر یزدانی مدظلہ

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سلسلہ اشاعت نمبر 164

نام کتاب	....	جمال صداقت
تحریر	....	مولانا غلام حسین صاحب قمر یزدانی مدظلہ
نشان منزل	....	مولانا الحاج محمد منشا تابش قصوری
تصحیح	....	حافظ محمد مسعود اشرف قصوری
اشاعت	....	جمادی الثانی ۱۴۲۱ھ / ستمبر ۲۰۰۰ء
ناشر	....	رضا اکیڈمی، لاہور۔
مطبع	....	احمد سجاد آرٹ پریس، لاہور۔
قیمت	....	دعائے خیر بحق معاونین رضا اکیڈمی رجسٹرڈ، لاہور۔

عطیات بھیجنے کے لیے

رضا اکیڈمی اکاؤنٹ نمبر ۳۸ / ۹۳۸، حبیب بنک وسن پورہ برانچ، لاہور۔

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات 15 روپے کے ٹکٹ ارسال کریں۔

ملنے کا پتہ:

رضا اکیڈمی (رجسٹرڈ)

مسجد رضا محبوب روڈ، چاہ میراں، لاہور، پاکستان کوڈ نمبر ۵۴۹۰۰

فون نمبر 7650440

نشانِ منزل

تحریر: محمد منشاء تابش قصوری

مولانا علامہ غلام حسین قمر یزدانی برکاتہم، علمائے پاک و ہند میں اپنی دینی، مذہبی، اسلامی، قومی اور مسلکی خدمات کے باعث ممتاز نظر آتے ہیں۔ شعر و ادب، فصاحت و بلاغت کے ساتھ ساتھ شرافت کا مجسمہ اور اخلاق جمیلہ کا حسین پیکر ہیں۔ درس و تدریس، تعلیم و تعلم میں عرصہ تک تشنگان علم و عمل کی سیرابی کا سامان مہیا کرتے رہے ہیں۔ وعظ و تقریر کے ملکہ نے اسلام کے بلند مرتبت خطباء و مقررین کی صف میں منفرد مقام بخشا ہے۔ قلم و قرطاس کے محاذ پر خوب جوہر دکھا رہے ہیں۔ اسلامی رسائل و جرائد اور اخبار آپ کے رشحات جلیلہ سے مزین رہتے ہیں۔

حقیقت ہے کہ علامہ قمر یزدانی مدظلہ، نے نظم و نثر میں وہ کارہائے نمایاں انجام دیے ہیں جن کی اس دور میں مثال نہیں ملتی۔ لغت و مناقت نیز غزل کے علاوہ ولولہ انگیز اصلاحی نظموں کا وہ حیات بخش خزانہ قوم و ملت کو عطا فرمایا ہے جس پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے۔ تاریخ اسلام کی اشاعت، مذہبی مسائل کی تبلیغ، شریعت مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی تفہیم میں عام فہم، مستند اور عمدہ لکھیں جن کی دلکشی اور دلپسند میری اہل علم و قلم سے خراج تحسین و محبت وصول کر رہی ہے۔

شاعر حقانی مولانا غلام حسین صاحب قمر یزدانی مدظلہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۶ء / ۲۳ محرم الحرام ۱۳۵۵ھ بروز بدھ موضع پنوانہ ضلع سیالکوٹ میں

پیدا ہوئے۔ آپ کا یہ گاؤں پنجاب کے مشہور سرحدی شہر پسرور سے پانچ میل
کے فاصلے پر واقع ہے۔ تخلّص

آپ کا نام غلام حسین تخلص قمر یزدانی اور آپ کے والد ماجد کا اسم گرامی
حضرت مولانا عبدالعزیز (رحمہ اللہ تعالی) ہے جو علم و فضل اور خطابت و کتابت
کے لحاظ سے معاشرہ میں ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ ایسے عظیم الاخلاق
والدین کا فیضان تربیت ہے کہ سن شعور سے ہی اسلام سے سچی لگن اور
نبی اکرم رسول معظم ﷺ سے والہانہ عشق کی نعمت سے شاد کام ہیں۔ آپ کی
پاکیزہ زندگی جناب ظفر علی خان کے اس شعر کی منہ بولتی تصویر ہے:

خدا کی حمد، نعت مصطفیٰ، اسلام کے قصے
میرے مضمون ہیں جب سے شعر کہنے کا شعور آیا

آپ نے مڈل کرنے کے بعد دارالعلوم نقشبندیہ علی پور سیداں سے
دینی علوم و فنون کی سعادت حاصل کی۔ ۱۷ سال کے تھے کہ امامت و خطابت کے
ساتھ ساتھ درس و تدریس اور تعلیم و تعلم کا وظیفہ شروع کر دیا۔ اور اسی زمانہ میں
آپ کی زبان پر حمدیہ اور نعتیہ اشعار کی آمد کا سلسلہ جاری ہوا چنانچہ فرماتے ہیں:

حق نے دی ہے یہ زباں حمد خدا کے واسطے
لب کھلے ہیں مدحت خیر الوری ﷺ کے واسطے
دو ہی چیزیں ہیں قمر جن پر مجھے خود ناز ہے
سر خدا کے واسطے، دل مصطفےٰ ﷺ کے واسطے

اور آج تحدیث نعمت کے طور پر یوں اظہار تشکر کرتے نظر آتے ہیں:

زبان ملی ہے مجھے حمد کبریا کے لیے
یہ لب کھلے ہیں ثنائے شہ ھدی کے لیے
شعور شعر ودیعت ہو رہے جب سے قمر
قلم ہے وقف مرا نعت مصطفیٰ ﷺ کے لیے

آپ نے شاعری حضرت طاہر شادانی اور حضرت ضیاء محمد ضیا الھاشمی جیسے پاکیزہ نفس، حساس القلب اور اپنے دلوں میں درد ملت کا بے پناہ جذبہ رکھنے والے فن شعر کے اساتذہ کی مرہون اصلاح ہے۔ جن کی نگاہ شفقت و محبت نے آپ کو علم عروض کی لذت سے آشنا فرمایا:

حضرت الحاج صاجزادہ سید قطب نثار رضی شیرازی علی پوری علیہ الرحمہ کی عنایات کریمانہ نے مادہ ہائے تواریخ کے استخراج کی راہ ہموار کی چنانچہ آپ نے اپنے پہلے مجموعہ کلام نخمانۂ محمد (۱۳۸۸ھ) کا تاریخی نام از خود نکالا جسے آپ کے گرامی قدر اساتذہ اور احباب ذوق نے بے حد پسند فرمایا:

علاوہ ازیں نعت و مناقب کے سلسلہ میں متعدد کتاب شائع ہو چکی تھیں چند نام ملاحظہ فرمایئے گا۔

بادۂ عرفان، جلوۂ معراج، ارمغانِ محبت، نخمانۂ محمد، مہرِ درخشاں اور ساغرِ کوثر۔ مؤخر الذکر نعتیہ دیوان راقم سطور کو شائع کرنے کی سعادت نصیب ہوئی اور عنقریب آپ کا پنجابی نعتیہ کلام "نعت نذرانہ" بھی جلد شائع کر رہا ہوں۔ انشاء اللہ العزیز۔

شعری ذوق کے ساتھ ساتھ آپ نے نثر کو بھی اپنے قلم کا اعزاز بخشا اور

متعدد کتابیں تصنیف کیں جن میں کئی زیور طباعت سے آراستہ ہو چکی ہیں۔ مراۃ الحقائق ، اسلامی عورت، معجزات خاتم المرسلین ﷺ، غوث الورٰی اور رب جمال صداقت آپ کے پیش نظر ہے۔

اس کے علاوہ پاک و ہند کے بیشتر مذہبی، ادبی اور اسلامی رسائل و جرائد میں آپ کے سینکڑوں مضامین شائع ہو چکے ہیں اور اب تک یہ سلسلہ بدستور قائم ہے۔ رسائل میں خصوصیت سے درج ذیل قابل ذکر ہیں :

ماہ طیبہ ، نور ظہور ، الحبیب ، سلطان العارفین ، انوار الصوفیہ ، آستانہ پاک ، فیض عالم سالک ، ہلال ، الفقر ، کھلونا ، ضیائے حرم ، انوار الفرید ، دعوت تنظیم الاسلام ، شمس الاسلام ، نور الجلیب ، نور اسلام ، بانگ درا ، رہنمائے ترقی ، عرفان ، ترجمان اویس ، استقامت ، فیض الرسول ، نوری کرن ، اعلی حضرت ، سنی دنیا وغیرہ۔

اہل محبت اور علم دوست حضرات کی وساطت سے ریڈیو پاکستان لاہور کی قلمی و نشری خدمت بھی سر انجام دیتے رہے ، اور بفضلہ و کرمہ تعالی آپ نے اپنے مشن کی تکمیل میں تحریری و تقریری طور حق تبلیغ الاسلام کے فریضہ کو مشغلہ حیات بنائے ہوئے ہیں جو ایک سچے مسلمان کی زندگی کا اولین نصب العین ہے۔ دعا ہے اللہ تعالی آپ کو صحت و سلامتی کے ساتھ ساتھ اسلام و سنیت کی خدمت کے لیے سلامت باکرامت رکھے۔ آمین ثم آمین

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واقعات کی روشنی میں

(مولانا محمد منشاء تابش قصوری)

امیر المومنین امام المتقین، راس الخلفاء الراشدین، خلیفۃ الرسول، افضل البشر بعد الانبیاء بالتحقیق سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ "والسّابقون الاوّلون من المهاجرين و الانصار" کی فضیلت پانے والے "لقد رضی الله عنهم" کی بشارت سننے والے "لاتحزن ان الله معنا" کے شرین خطاب کی سعادت سے بہرہ مند ہونے والے، "ثانی اثنين اذهما في الغار" کے لقب کا اعزاز پانے والے، رفاقت کا حق ادا کرنے والے، عشق رسول میں کفار و مشرکین کی ہر تکلیف برداشت کرنے والے، اپنی جان، مال، اولاد سب کچھ محبوب کے قدموں پر نثار کرنے والے، رسول کریم علیہ التحیۃ والتسلیم کی خاطر، بیوی، بچے، وطن، مال، جائیداد قربان کرنے والے، جب تمام عرب حضور سید عالم ﷺ کو ساحر یا مجنون کہتا تھا، اس وقت "صدقت یا رسول الله صدقت یا حبیب الله" کے نعرے بلند کرنے والے، شب ہجرت، معراج کے دولہا کو اپنے کندھوں پر اٹھانے والے، کپڑے پھاڑ کر غار ثور کے سوراخ بند کرنے والے، بلاواسطہ مصحف جمال مصطفیٰ کا مطالعہ کرنے والے، معلم کتاب و حکمت سے براہ راست درس لینے والے، سفر و حضر میں زندگی بھر اکٹھے رہنے والے، حضرت بلال کو خرید کر بادشاہ حقیقی سے بہت بڑے متقی کا خطاب

حاصل کرنے والے، حضور علیہ السلام کی نیابت میں تمام صحابہ اور اہلبیت کی امامت کرنے والے، محبوب کی والہانہ محبت میں اپنے بیٹے کے قتل کا ارادہ کرنے والے، سب رشتے توڑ کر حضور ﷺ سے رشتہ جوڑنے والے، غرض بے شمار اوصاف جلیلہ و کمالات جمیلہ کے مالک صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جنہوں نے اپنی دنیوی و برزخی زندگی کو محبوب کریم ﷺ کے لیے ہی وقف کر دیا۔ گنبد خضری کے انوار و تجلیات آج بھی اقوام عالم میں اعلان کر رہے ہیں :

کیا مقدّر ہے صدّیق و فاروق کا
جن کا گھر رحمتوں کے خزینے میں ہے

جن کے اوصاف و محامد پر قرآن ناطق، جن کی خدمات اسلامیہ پر مصطفیٰ ﷺ نازاں، جن کے مناقب خواں صحابہ واہل بیت، اس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بارے میں کوئی بیان کرے تو کیا کرے اور پھر یہ علمی بے بضاعتی کا پتلہ کیسے اور کیونکر لب کشا ہو

من کیستم اندرچہ شمارم کسم تاہم ہی سگانش باشد ہو سم

تاہم اکابر کی خوشہ چینی کرتے ہوئے چند واقعات پیش کرنے کی جسارت کرتا ہوں ممکن ہے نگاہ صدیقی ہو اور بارگاہ حبیب کریم ﷺ میں حاضری کا بہانہ بن جائے۔

صدّیق بت خانے میں :

ابھی آپ چند سال کے بچے تھے کہ آپ کے والد ماجد آپ کو بت خانے میں لائے اور بتوں کی طرف اشارہ کر کے کہا :

"ھذا الھک ، فاسجدلہ"

ترجمہ : یہ ہمارے خدا ہیں، انہیں سجدہ کرو۔

یہ کہتے ہوئے والد صاحب بت خانہ سے باہر نکل آئے اور آپ اپنی خداداد صلاحیت کو بروئے کار لاتے ہوئے بت سے مخاطب ہوئے، فرمایا:

"انی عار فک کسنی" میں ننگا ہوں مجھے کپڑا دے، "انی جائع فاطعمنی" میں بھوکا ہوں مجھے کھانا دے۔ بت "بت" بنا رہا، آپ نے ایک پتھر ہاتھ میں لیا اور پکارا:

"ان کنت الھا فامنع نفسک"

اگر تو خدا ہے تو اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کر میں تجھے پتھر سے برباد کرنے لگا ہوں۔

اور پھر پوری قوت سے بت پر پتھر چلا دیا، گویا کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں پتھر نہیں میزائل تھا، جو نشانے پر لگا اور بت ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا۔

اسی اثناء میں آپ کے والد صاحب بھی آ گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ صدیق کھڑے مسکرا رہے ہیں اور اس کے کئی ٹکڑے ادھر ادھر بکھرے پڑے ہیں۔ والد صاحب نے آؤ دیکھا نہ تاؤ، پوری قوت سے معصوم ننھے بچے صدیق کو مارنا شروع کیا یہاں تک کہ مارتے مارتے آپ کی والدہ ماجدہ کی خدمت میں لے آئے اور کہا تمہارے بیٹے نے آج مشرکین مکہ کو خدا کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا، آپ کی والدہ آگے بڑھیں، صدیق کو گود میں لیا اور کہا سنیے ابو قحافہ! میں نے تجھے آج تک

قدرتی راز سے آگاہ نہیں کیا تھا، مگر آج مجھے بتانا ہی پڑے گا جس روز میرا نور نظر لخت جگر ابوبکر پیدا ہوا آسمان سے منادی کرنے والا مجھے مبارک باد دے رہا تھا اور یوں آواز آرہی تھی:

"یا امة الله بالتحقیق ابشری بولد العتیق، اسمه فی السماء الصدیق لمحمد صاحب و رفیق"

ترجمہ: اے اللہ کی بندی! تجھے بشارت ہو فرزند عتیق کی، جس کا نام آسمانوں میں صدیق ہے اور وہ میرے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کا صحابی اور ساتھی ہے۔

(الکانۃ الحیدریۃ امام احمد رضا بریلوی رحمہ اللہ تعالیٰ)

اصحاب کہف سے ملاقات:

تفسیر ثعلبی اور تفسیر روح البیان میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک دن دل ہی دل میں اصحاب کہف سے ملاقات کی آرزو کی۔ معاً حضرت جبریل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ انہیں اس دنیا میں ظاہرا نہیں دیکھ پائیں گے البتہ اپنے اکابر صحابہ میں سے چار صحابیوں کو ان کے پاس بھیج دیں تاکہ وہ دین اسلام کی انہیں جاکر تبلیغ کریں۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں انہیں انکے پاس کیسے بھیجوں اور ان کے پاس جانے کا حکم کس کو دوں؟ حضرت جبریل علیہ السلام نے کہا کہ آپ اپنے چادر مبارک کو پھیلا دیجئے اور حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر فاروق اعظم، حضرت علی المرتضیٰ اور حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو فرما دیجئے کہ

چاروں حضرات ایک ایک کونے پر بیٹھ جائیں پھر اس ہوا کو بلائیں جسے اللہ تعالی نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لیے مسخر فرمایا تھا، اب اس ہوا کو ارشاد فرمایئے یہ ان چاروں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اٹھائے اور اس غار تک لے جائے جہاں اصحاب کہف آرام فرما ہیں۔

چنانچہ نبی کریم ﷺ نے ویسے ہی عمل فرمایا، کیا دیکھتے ہیں کہ اچانک ہوا نے آپ کی چادر مبارک کو اٹھایا صحابہ کرام اس پر آرام و سکون سے بیٹھے ہوئے ہیں۔ دیکھتے ہی دیکھتے وہ چادر آنکھوں سے اوجھل ہو گئی، یہاں تک کہ غار کے پاس ہوا نے چادر کو نیچے رکھ دیا۔ صحابہ کرام نے غار کے منہ سے جیسے ہی پتھر ہٹایا اندر روشنی پہنچی تو کتے نے آواز دی۔ باہر آیا تو دیکھا کہ یہ صحابہ کبار ہیں، وہ دم ہلانے لگا اور سر کے اشارے سے اندر آنے کو کہا، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غار کے اندر گئے اور کہا السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، اللہ تعالی نے اپنے کرم سے اصحاب کہف کو بیدار فرمایا صحابہ کرام نے اپنا تعارف کرایا اور نبی کریم ﷺ کا سلام پہنچایا، نیز دین اسلام کی دعوت دی انہوں نے جوابا آپ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کیے اور عرض کیا: ہم نے دین اسلام کی نعمت قبول کی۔ آپ کی رسالت و نبوت پر ایمان لائے۔ کچھ دیر بعد باتیں ہوتی رہیں پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے واپسی کا ارادہ فرمایا تو انہوں نے کہا ہماری طرف سے عرض کرنا:

"یا رسول اللہ ﷺ! ہم نے آپ کے دین کو قبول کیا۔
ہمارے لیے دعا فرمائیں اور ہمارے سلام قبول کیجئے۔ پھر وہ

اپنے اپنے مقام پر سو رہے۔"

یہ واقعہ جہاں عظمت صحابہ کرام پر دلالت کرتا ہے، وہاں صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی شان کا بھی مظہر ہے۔ نیز یہ سید المرسلین ﷺ کا عظیم ترین معجزہ ہے۔ اول الذکر دو تفسیروں کے حوالہ سے مؤکد کیا ہے۔ اسے قاضی فضل احمد لدھیانوی رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے اپنی نہایت اہم کتاب "انوار آفتاب صداقت" جلد دوم، صفحہ : ۱۹۸ پر تفصیلا درج کیا ہے، جس کتاب پر اہل سنت و جماعت کے تقریباساٹھ سے زائد اکابر علماء و مشائخ عظام نے تقاریظ لکھی ہیں۔ جن میں امام احمد رضا بریلوی، حضرت صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مراد آبادی، امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ پوری، محدث اعظم لاہور، رحمتہ اللہ تعالی علیہم خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

نبوّت کی خلافت :

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن دوپہر کے وقت میں کاشانہ نبوت پر حاضر ہوا، نبی کریم ﷺ تشریف فرما نہیں تھے۔ خادم سے معلوم ہوا کہ آپ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے ہاں گئے۔ وہاں گیا تو حضور کو جلوہ افروز پایا، اور کوئی صحابی آپ کے پاس نہیں تھا، مجھے یوں محسوس ہوا کہ آپ حالت وحی میں ہیں، میں نے سلام عرض کیا آپ نے جواب عطا فرمایا۔ پھر مجھے فرمایا : تجھے کیا چیز یہاں لائی ؟ عرض کیا : اللہ و رسول اللہ ﷺ کی محبت ! آپ نے بیٹھنے کا حکم دیا، میں آپ کے پہلو میں بیٹھ گیا، اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق حاضر خدمت ہوئے انہوں نے سلام عرض کیا، آپ نے جواب عطا

فرمایا اور فرمایا: تجھے کیا چیز یہاں لائی؟ صدیق عرض گزار ہوئے: اللہ و رسول اللہ ﷺ کی محبت! آپ کے اشارہ پر نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھ گئے۔ اسی طرح حضرت عمر آئے پھر حضرت عثمان حاضر ہوئے بروایتے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہم بھی آئے۔

نبی کریم ﷺ کے ہاتھ میں سات یا نو عدد کنکریاں تھیں وہ آپ کے ہاتھ مبارک میں تسبیح پڑھنے لگیں، شہد کی مکھیوں کی طرح ان کی آواز ہمیں سنائی دے رہی تھی، پھر آپ نے کنکریاں زمین پر رکھ دیں اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا: کنکریاں اٹھاؤ! آپ نے جب کنکریاں ہاتھ میں لیں تو اسی طرح تسبیح پڑھنے لگیں جیسے نبی کریم ﷺ کے دست مبارک میں پڑھ چکی تھیں علی الترتیب پھر فاروق اعظم، عثمان غنی اور علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے کنکریاں اٹھائیں اور شہد کی مکھیوں کی طرح ان کے سب کے سب ہاتھ میں تسبیح پڑھتی رہیں۔

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے بھی چاہا کہ یہ سعادت مجھے بھی حاصل ہو مگر جب وہ کنکریاں میں نے اٹھائیں تو وہ خاموش رہیں نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں اس کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا:

"یہ نبوت کی خلافت ہے"

ابن عساکر کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ سے یوں مروی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد دیگر صحابہ کرام جو حاضر ہو چکے تھے۔

"ثم صبرهن فی ایدینا رجلا رجلا فما سبحت حصاۃ منهن"

پھر حضور نے ان کنکریوں کو ہم میں سے ایک ایک کے ہاتھ پر رکھا مگر ان میں سے کسی کے ہاتھ پر کنکریوں نے تسبیح نہ پڑھی تو آپ نے فرمایا: (وہ نبوت کی خلافت تھی)

(خصائص الکبری، بزاز، طبرانی، ابو نعیم، بیہقی، مواہب لدنیہ، بحوالہ سیرت رسول عربی)

نکتہ:

حضور سید عالم ﷺ کا حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ جو سب سے پہلے حاضر ہوئے تھے انہیں چھوڑ کر کنکریاں صدیق و فاروق اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم کو اٹھانے کا حکم دینا، باوجودیکہ وہ قریب تھے، اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ آپ نے اپنے بعد خلفاء کرام سے آگاہ فرمادیا۔ جو علم غیب پر بھی دلیل ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

بزبان

حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اذا تذکرت شجوا من اخی ثقة

فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا

(ترجمہ) اگر تو اپنے معتبر بھائی کا غم یاد کرے تو اپنے بھائی ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کارنامے یاد کر۔

التالی الثانی المحمود شیمته

و اول الناس طر اصدق الرسلا

(ترجمہ) ترتیب درجات میں آپ دوسرے ہیں آپ پر خصلت قابل تعریف ہے۔ اور آپ رسولوں کی تصدیق کرنے والوں میں تمام انسانوں پر سبقت رکھتے ہیں۔

و الثانی اثنین فی الغار المنیف و قد

طاف العدو به اذ صعد الجبلا

(ترجمہ) اس عظیم بلند غار میں جب ثانی اثنین تشریف فرماتھے اور دشمن پہاڑ پر غار کے اردگرد سرگرداں تھے۔

وكان حب رسول الله قد علموا

من البرية لم يعدل به رجلا

(ترجمہ) آپ رسول اکرم ﷺ کے محبوب ہیں اور سب جانتے ہیں کہ پوری مخلوق میں محبوبیت کے اس درجے پر کوئی شخص فائز نہیں ہوا۔

خير البرية اتقاها و ارافها

بعد النبي و اوفاها بما حملا

(ترجمہ) جو نبی ﷺ کے بعد مخلوق میں سب سے بہتر سب سے زیادہ متقی ہیں اور سب سے زیادہ رافت کے پیکر ہیں اور سب سے بڑھ کر اپنے فرائض کو انجام دینے والے ہیں۔

(ماخوذ از فضائل حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ)

ثانی اثنین

بہتری جس پہ کرے فخر وہ بہتر صدیق
سروری جس پہ کرے ناز وہ سرور صدیق

چمنستان نبوت کی بہار اول
گلشن دیں کے بنے پہلے گل تر صدیق

بے گماں شمع نبوت کے ہیں آئینے چار
یعنی عثمان و عمر، حیدر و اکبر صدیق

سارے اصحاب نبی تارے ہیں امت کے لیے
ان ستاروں میں بنے مہر منور صدیق

ثانی اثنین ہیں بوبکر خدا میرا گواہ
حق مقدم کرے پھر کیوں ہوں مؤخر صدیق

زیست میں موت میں اور صبر میں ثانی ہی رہی
ثانی اثنین کے اس طرح ہیں مظہر صدیق

والذین معہ کے ہیں یہ فرد کامل
حشر تک پائے نبی پر ہیں دھرے سر صدیق

ان کے مداح نبی، ان کا ثنا گو اللہ
حق ابو الفضل کہے اور پیمبر صدیق

بال بچوں کے لیے گھر میں خدا کو چھوڑیں
مصطفیٰ پر کریں گھر بار نچھاور صدیق

ایک گھر بار تو کیا غار میں جاں بھی دے دیں
سانپ ڈستا رہے لیکن نہ ہوں مضطر صدیق
کہیں گرتوں کو سنبھالیں کہیں روٹھوں کو منائیں
باندھیں اتحاد کی جڑ بعد پیمبر صدیق
علم میں، زہد میں بے شبہ تو سب سے بڑھ کر
کہ امامت سے تری کھل گئے جو ہر صدیق
اس امامت سے کھلا تم امام اکبر
تھی یہی رمز نبی کہتے ہیں حیدر صدیق
تو ہے آزاد سقر سے، ترے بندے آزاد
ہے یہ سالک بھی تیرا بندہ بے زر صدیق
(حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں سالک نعیمی رحمہ اللہ تعالی)

معراج عشق

رہیں گے چومتے دہلیز بادشاہ تری
بہت بلند ہے صدیق بارگاہ تری
ادا شناس رسالت رہی نگاہ تری
ہے زلف یار سے دیرینہ رسم و راہ تری
بغیر اس کے کسی اور سمت پھر نہ سکی
نگاہ یار سے ایسی لڑی نگاہ تری
جمال روئے محمد کی لاجوابی کا
بیک نگاہ بصیرت بنی گواہ تری
تری نگاہ پہ ہے رشک جبرئیل کو بھی
کہ وقف روئے محمد رہی نگاہ تری
ہے کیف و کم کی حدوں سے بلند شوق ترا
ہیں کیف عشق کی سرمستیاں اتھاہ تری
رہا تھا بدر میں تو جاں نثار جس کے لیے
بنا ہوا ہے وہی قبر میں پناہ تری
ملا مقام ہے آغوش مصطفیٰ میں تجھے
بلند شان بہت ہے خدا گواہ تری

نثار کر دیا سب جان و مال ہی اس پر
کہ مصطفیٰ سے محبت تھی بے پناہ تری
کسی کو دیکھتے رہنا نماز تھی تری
بنی تھی عشق کی معراج ہر نگاہ تری
حریم ناز کے باغی مسلیمہ کے لیے
پیام موت بنی تیغ بے پناہ تری
نہ ٹھہرے سامنے تیرے زکوۃ کے منکر
کہ برق خرمن فجار تھی نگاہ تری
خرد کی زد سے ہے باہر متاع شوق تری
حصار امن ہے اس کے لیے پناہ تری

(حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن علیہ الرحمہ آلو مہار شریف)

یار مصطفیٰ (ﷺ)

ہیں وزیر احمد مختار، یار مصطفیٰ
اہل حق کے قافلہ سالار یار مصطفیٰ

ہیں صحابہ کے امام و پیشوا و مقتدا
سرور عالم کے یار غار، یار مصطفیٰ

حضرت فاروق اعظم کے رفیق و غمگسار
حیدر و عثمان کے دلدار یار مصطفیٰ

رحماء بینھم کی ایک تفسیر جمیل
ہیں اشداء علی الکفار یار مصطفیٰ

مظہر شان رسالت پیکر صدق و صفا
واہ کیا ہیں صاحب کردار، یار مصطفیٰ

ہو جسے مطلوب شان و شوکت دنیاویں
کیوں نہ اپنائے بھلا افکار یار مصطفیٰ

التجا تابش قصوری کی یہی ہے رات دن
یا الٰہی! ہو عطا دیدار یار مصطفیٰ

(علامہ تابش قصوری)

ارمغان عقیدت

بخدمت گرامی مرتبت امام العاشقین امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

حبیب مصطفیٰ صدیق اکبر
ہمارے رہنما صدیق اکبر
جمال کبریا صدیق اکبر
نبی کے ہموا صدیق اکبر
عمر کے ہمنشیں عثماں کے ہمدم
رفیق مرتضیٰ صدیق اکبر
ہیں یار غار محبوب خدا کے
گل باغ وفا صدیق اکبر
مہک اٹھا چمن زار خلافت
نسیم جانفزا صدیق اکبر
وہ صدر بزم عرفان و یقیں ہیں
امام اولیاء صدیق اکبر
جہان معرفت ہے جس سے روشن
وہ ہیں مہر ھدی صدیق اکبر
ہیں نائب رحمتہ للعالمین کے
ہیں جان اتقا صدیق اکبر

وہ ناموس شریعت کے نگہباں
فقیہہ بے ریا صدیق اکبر
فرو جس نے کیا باطل کا فتنہ
وہ مرد با خدا صدیق اکبر
امیر کاروان نقشبنداں
قمر کے پیشوا صدیق اکبر

(قمر یزدانی)

یار غار

تو راز دار یار ہے اے یار مصطفیٰ
تو مرد جاں نثار ہے اے یار مصطفیٰ

ہر سمت گلستان خلافت میں بالیقین
دم سے ترے بہار ہے اے یار مصطفیٰ

تو کاروان اہل خلوص و نیاز کا
سالار ذی وقار ہے اے یار مصطفیٰ

میدان حق میں حلقہ کفار کے لیے
تو تیغ آبدار ہے اے یار مصطفیٰ

الحاد و ارتداد کا فتنہ فرو کیا
تو دین کا وقار ہے اے یار مصطفیٰ

ہے ثانی اثنین اذھما فی الغار بھی گواہ
بے شک تو یار غار ہے اے یار مصطفیٰ

تو آبروئے دیں کے تحفظ کے واسطے
اک آہنی حصار ہے اے یار مصطفیٰ

تجھ سے بنائے حق و صداقت ہے پائیدار
تو دین کا اعتبار ہے اے یار مصطفیٰ

تیری ضیا سے کفر کی تاریکیاں چھٹیں
تو مہر نور یار ہے اے یار مصطفیٰ

مشکور ہو گئی تری ہر سعی جمیل
تجھ سے خدا کو پیار ہے اے یار مصطفیٰ

اسلامیان دہر کے حق میں تو بالیقین
وجہ صد افتخار ہے اے یار مصطفیٰ

اپنے قمر پہ بھی ہو عنایت کی اک نظر
تو سب کا غم گسار ہے اے یار مصطفیٰ

(قمر یزدانی)

افضل الخلق بعد الانبیاء

رفیق و غمگسار احمد مختار کا کیا کہنا
لقب جس کو دیا حق نے ہے یار غار کا کیا کہنا
دل اطہر ہے ان کا مہبط انوار کیا کہنا
نگاہیں ہیں خمار عشق سے سرشار کیا کہنا
ہے چہرہ مظہر حسن و جمال یار کیا کہنا
ہے رشک ماہ تاباں جلوہ رخسار کیا کہنا
گروہ نقشبنداں کے ہیں وہ سردار کیا کہنا
حبیب خالق اکبر کے ہیں دلدار کیا کہنا
نظر سرمست نظارہ بہ حسن یار کیا کہنا
دل اقدس ہے ان کا محرم اسرار کیا کہنا
نمایاں ہے من اعطی و اتقی سے شان صدیقی
ہے ان کا منقبت خواں خالق انوار کیا کہنا
نہ کیوں عشاق سجدہ ریز ہوں درگاہ عالی میں
کہ ہیں صدیق صدر حلقہ ابرار کیا کہنا
امین اسوہ خیر البشر ہے آپ کی سیرت
تعالی اللہ یہ شان سیرت و کردار کیا کہنا
نوید سوف یرضی بارگاہ قدس سے آئی
رہ حق میں یہ جان و مال کا ایثار کیا کہنا

ہلاتے سانپ کے ڈسنے سے بھی نہ زانوئے اقدس
ہیں مدہوش مئے عشق شہ ابرار کیا کہنا
یقیں آئے نہ کیونکر عظمت صدیق پر، جبکہ
لب محبوب سے نکلا 'عتیق النار' کیا کہنا
ہے بعد الانبیاء رتبہ حبیب سرور کل کا
کمال اوج شان طالع بیدار کیا کہنا
نزول آیۂ الفضل منکم و السعۃ میں ہے
جمال عظمت صدیق کا اظہار کیا کہنا
زہے قسمت قمر کہ خدمت صدیق اکبر میں
ہے نذرانہ عقیدت کا مرے اشعار کیا کہنا

(قمر یزدانی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ط

شان صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ
قرآن حکیم کی روشنی میں

○ اَلَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَھُمۡ بِالَّیۡلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّ عَلَانِیَۃً فَلَھُمۡ اَجۡرُھُمۡ عِنۡدَ رَبِّھِمۡ وَلَا خَوۡفٌ عَلَیۡھِمۡ وَلَا ھُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ○

(۲،۳ بقرہ آیت ۲۷٤)

ترجمہ :وہ جو اپنے مال خیرات کرتے ہیں رات میں اور دن میں چھپے اور ظاہر ان کے لیے ان کا اجر ہے ،ان کے رب کے پاس۔ ان کو نہ کچھ اندیشہ نہ کچھ غم۔ (کنزالایمان)

(مختصر تشریح)

خیال رہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چالیس ہزار اشرفیاں چار طرح خیرات کیں۔ دس ہزار دن میں، دس ہزار رات میں اور اتنی ہی چھپا کر اور اتنی ہی اعلانیہ۔ (نور العرفان)

○ وَشَاوِرۡھُمۡ فِی الۡاَمۡرِ۔ (۲،۴ آل عمران آیت ۱۵۹)

ترجمہ :اور کاموں میں ان سے مشورہ کرو۔

(مختصر تشریح)

حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ مجھے رب تعالیٰ نے حضرت

ابوبکر اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما سے مشورہ لینے کا حکم فرمایا۔

(نورالعرفان)

O فسوف یاتی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی الکافرین یجاھدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم O ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ واسع علیم۔ (۲،۴ مائدہ آیت ۵۴)

ترجمہ : تو عنقریب اللہ ایسے لوگ لائے گا کہ وہ اللہ کے پیارے اور اللہ ان کا پیارا مسلمانوں پر نرم اور کافروں پر سخت۔ اللہ کی راہ میں لڑیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کا اندیشہ نہ کریں گے۔

(تشریح)

اس آیت میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور آپ کی خلافت کی حقانیت صاف طور پر مذکور ہے کیوں کہ مرتدین سے جہاد آپ ہی نے اپنے زمانہ خلافت میں فرمایا۔ (نورالعرفان)

O ونزعنا ما فی صدورھم من غل تجری من تحتھم الانھار۔ (۸،۲ اعراف آیت ۴۳)

ترجمہ : اور ہم نے ان کے سینوں میں سے کینے کھینچ لیے۔ ان کے لیے نیچے نہریں بہیں گی۔

(تشریح)

یہ آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی کہ

رب نے ان کے سینے میں کسی کی طرف سے کینہ نہ چھوڑا۔ (نور العرفان)

O ثانی اثنین اذ هما فی الغار اذ یقول لصاحبه ولا تحزن ان الله معنا۔ (۲،۱۰ توبہ آیت ۴۰)

ترجمہ : صرف دو جان سے جب وہ دونوں غار میں تھے۔ جب وہ اپنے یار سے فرماتے تھے غم نہ کھا بے شک اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

(تشریح)

نبی کریم ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جو حضور کے یار غار ہیں۔ لفظ "یار غار" اس آیت سے حاصل ہوا آج بھی دلی دوست اور باوفا یار کو یار غار کہا جاتا ہے۔ اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی صحابیت پر قطعی ایمان قرآنی ہے لہذا ان کا انکار کفر ہے۔ دوسرے یہ کہ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا درجہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد سب سے بڑا ہے کہ انہیں رب نے حضور کا ثانی فرمایا اس لیے حضور نے انہیں اپنے مصلے پر امام بنایا آپ چار پشت کے صحابی ہیں، والدین بھی، خود بھی، ساری اولاد بھی اور اولاد کی اولاد بھی صحابی۔ جیسے یوسف علیہ السلام چار پشت کے نبی۔ یہ آپ کی خصوصیت ہے۔

O ولا یاتل اولو الفضل منکم والسعة ۔ (۱۸،۲ النور آیت ۲۳)

ترجمہ : اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں۔

(تشریح)

یعنی جن کو اللہ تعالیٰ نے دین و دنیا کی خوبیاں کامل طور پر بخشی ہیں۔ یہ

آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے حق میں نازل ہوئی جبکہ آپ نے قسم کھائی تھی کہ مسطح کے ساتھ سلوک نہ کریں گے کیوں کہ یہ حضرت ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے بہتان میں شریک ہو گئے تھے۔ حضرت مسطح فقیر مہاجر اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عزیز تھے۔ (نور العرفان)

O وعد الله الذين امنوا منكم وعملو الصلحت يستخلفنهم في الارض۔ (۱۸، ۲، نور آیت ۵۵)

ترجمہ: اللہ نے وعدہ دیا ان کو جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے کام کیے کہ ضرور انہیں زمین میں خلافت دے گا۔

(تشریح)

خلافت سے مراد نیابت رسول اللہ ﷺ ہے۔

O هو الذى يصلى عليكم وملئكته ليخرجكم من الظلمت الى النور۔ (۲۲، ۲، احزاب آیت ۴۳)

ترجمہ: وہی ہے کہ درود بھیجتا ہے تم پر وہ اور اس کے فرشتے کہ تمہیں اندھیرے سے اجالے کی طرف نکالے۔

(تشریح)

اس سے دو مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ تمام صحابہ کرام خصوصاً حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بڑے درجے والے ہیں کہ ان پہ رب درود بھیجتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حضور کے آل واصحاب پر حضور کے نام شریف کے ساتھ درود پڑھنا جائز ہے۔

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ واصحابہ وبارک وسلم

نیز جب آیت کریمہ ان اللہ وملئکتہ نازل ہوئی تو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ ہم نیاز مندوں کو حضور کے طفیل رب نے کس عزت سے نوازا تو اس پر یہ آیت کریمہ نازل ہوئی۔ (خزائن العرفان)

O و وصینا الانسان بوالدیہ احسانا حملتہ امہ کرھا و وضعتہ کرھا وحملہ وفصلہ ثلثون شھرا حتی اذا بلغ اشدہ وبلغ اربعین سنۃ قال رب اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحا ترضہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔ (۲۶،۲احقاف آیت ۱۵)

ترجمہ: اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنا اس کو تکلیف سے اور اسے اٹھائے پھرنا اور اس کا دودھ چھڑانا (۳۰) تیس مہینہ میں ہے یہاں تک کہ جب اپنے زور کو پہنچا اور چالیس برس کا ہوا۔ عرض کی اے میرے رب! میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لیے میری اولاد میں اصلاح رکھ۔ میں تیری طرف رجوع لایا اور میں مسلمان ہوں۔

(تشریح)

یہ ساری آیت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں نازل ہوئی۔ آپ دو برس کچھ ماہ حضور سے عمر میں چھوٹے تھے۔ اٹھارہ برس کی عمر

میں حضور کے ہمراہ تجارت کے لیے شام کی طرف گئے۔ راہ میں ایک منزل پر قیام کیا حضور ﷺ ایک بیری کے درخت کے نیچے فرد کش ہوئے وہاں قریب ہی ایک راہب رہتا تھا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس کے پاس گئے اس نے پوچھا یہ تمہارے سات کون ہیں؟ تو آپ نے فرمایا محمد بن عبداللہ ہیں۔ راہب بولا "یہ سچے نبی ہیں کیوں کہ اس بیری کے سایہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آج تک کوئی نہیں بیٹھا یہ ہی نبی آخر الزماں ہیں۔ راہب کی بات صدیق اکبر کے دل میں اتر گئی اور آپ دل سے حضور پر ایمان لے آئے اور سایہ کی طرح حضور کے ساتھ رہے۔ حضور کے ظہور نبوت کے وقت صدیق اکبر کی عمر شریف کچھ ماہ کم اڑ تیس سال تھی جب چالیس سال کو پہنچے تو آپ نے وہ دعا مانگی جو اس آیت میں مذکور ہے۔ (خزائن العرفان)

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھ ماہ شکم مادر میں رہے اور دو سال ماں کا دودھ پیا۔ (نور العرفان)

○ فان اللہ ھو مولہ وجبریل وصالح المومنین و الملئکہ بعد ذلک ظھیرا (۲۸،۲ تحریم آیت ۴)

ترجمہ: تو بے شک اللہ ان کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک ایمان والے اور اس کے بعد فرشتے مدد پر ہیں۔

(تشریح)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے بندے مددگار ہیں کیوں کہ اس آیت میں حضرت جبرئیل اور صالح مسلمانوں کو مولیٰ یعنی مددگار فرمایا گیا اور

فرشتوں کو ظہیر یعنی معاون قرار دیا گیا۔ (نورالعرفان)

○ للفقراء المهاجرين الذين اخرجوا من دیارهم واموالهم يبتغون فضلا من الله ورضوانا و ينصرون الله و رسوله اولئک هم الصدقون۔ (۲۸،۲حشر آیت ۸)

ترجمہ : ان فقیر ہجرت کرنے والوں کے لیے جو اپنے گھروں سے اور مالوں سے نکالے گئے اللہ کا فضل اور اس کی رضا چاہتے اور اللہ ورسول کی مدد کرتے وہی سچے ہیں۔

(مختصر تشریح)

اس سے معلوم ہوا کہ خلفائے راشدین کی خلافت برحق ہے کیوں کہ خلافتوں کے سارے مہاجرین وانصار نے حق کہا اور وہ سب سچے ہیں۔ اگر ان میں کوئی خلافت حق نہ ہو تو ان کا جھوٹا ہونا لازم آئے گا جو اللہ کی گواہی سے سچے ہیں۔

○ و سيجنبها الاتقى الذى يؤتى ماله يتزكى وما لاحد عنده من نعمة تجزى الا ابتغاء وجه ربه الاعلى ولسوف يرضى۔ (۳۰،۲لیل آیت ۱۷تا۲۱)

ترجمہ : اور بہت اس سے دور رکھا جائیگا جو سب سے بڑا پرہیزگار جو اپنا مال دیتا ہے کہ ستھرا ہو اور کسی کا اس پر کچھ احسان نہیں جس کا بدلہ دیا جائے صرف اپنے رب کی رضا چاہتا ہے جو سب سے بلند ہے اور بے شک قریب ہے کہ وہ راضی ہوگا۔

(مختصر تشریح)

ان آیتوں میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بہت سے مناقب ارشاد ہوئے۔ ایک ان کا دوزخ سے بہت دور رکھا جانا یا اس طرح کہ دنیا میں نہ کوئی گناہ سرزد ہوا ہو گا۔ قبر و حشر میں دوزخ سے اتنا فاصلہ کہ وہاں کی گرمی تو کیا آواز بھی نہ آئے۔ اب فرماتا ہے لا یسمعون حسیسھا اس طرح کہ ان کی اولاد بلکہ قیامت تک ان کے ماننے والوں کو دوزخ سے نجات ہو گی۔ اتقی میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دوسری منقبت ہے۔ اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے کہ ایک یہ کہ ساری امت محمدیہ میں ابو بکر صدیق بڑے متقی و پرہیزگار ہیں کیوں کہ اتقی مطلق ارشاد ہوا۔ دوسرے یہ کہ بعد انبیاء ابو بکر صدیق کا بڑا پرہیزگار ہونا بھی قرآن سے ثابت اور بڑے پرہیزگار کا افضل ہونا بھی قرآن سے ثابت ہے۔ لہذا افضلیت صدیق قطعی ہے اس کا منکر گمراہ ہے اس لئے رب نے انہیں اولو الفضل فرمایا ولا یاتل اولو الفضل منکم اور حضور نے انہیں اپنے مرض وفات میں تمام صحابہ کی امامت کے لیے منتخب فرمایا۔ تیسرے یہ کہ جو شخص یا تاریخ حضرت صدیق کا عیب بیان کرے وہ جھوٹا ہے کہ قرآن کے خلاف کہتا ہے۔ اس سے چند فائدے حاصل ہوئے ایک یہ کہ ابو بکر صدیق کے تمام صدقات و خیرات قبول ہیں کیوں کہ یہاں یؤتی مضارع فرمایا گیا جو دوام تجددی چاہتا ہے۔ حضرت صدیق نے اپنا سامان غزوہ تبوک کے موقع پر خیرات کر دیا۔ حضور ان کا مال ایسا خرچ کرتے تھے جیسے باپ سعادتمند بیٹے کا مال بے تامل خرچ کرتے ہیں۔ مسجد نبوی کی زمین ابو بکر صدیق نے وقف کی جس پر آج گنبد خضری، جنت کی کیاری، منبر رسول ﷺ وغیرہ واقع ہیں۔

حضرت بلال اور بہت سے غلاموں کو آزاد کیا دوسرے یہ کہ ابوبکر صدیق کے ہر صدقہ میں اعلیٰ درجہ کا اخلاص ہے جس کی رب گواہی دے رہا ہے۔ تیسرے یہ کہ صدقہ و خیرات سے دل کی صفائی حاصل ہوتی ہے کیوں کہ یہاں تزکی سے شرعی زکوۃ مراد نہیں کہ وہ تو بعد ہجرت فرض ہوئی اور سورۃ والیل مکیہ ہے۔ دل کی طہارت اور فضائل کی زیادتی مراد ہے۔ بلکہ بزرگوں کے دیئے ہوئے مال، پانی خشک روٹیوں کے کھانے سے دل منور ہو جاتے ہیں۔ حضور کے پاؤں کے دھوون سے شفا حاصل ہوتی تھی۔

جن کے قدموں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

بعض کفار مکہ نے کہا تھا کہ شاید بلال یا امیہ بن خلف کا ابوبکر صدیق پر کوئی احسان ہوگا۔ جس کے بدلے میں انہوں نے اتنی گراں قیمت میں حضرت بلال کو خرید کر آزاد کیا۔ ان کی تردید میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی جس میں فرمایا گیا کہ حضرت صدیق پر تم میں سے کسی کافر یا حضرت بلال کا احسان نہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ ان پر رب تعالیٰ یا حضور علیہ السلام کا احسان نہیں۔ جن سے روئے سخن ہے وہ ہی یہاں مراد ہیں اس سے چند مسائل معلوم ہوئے ایک یہ کہ بزرگوں کے فضائل کی اہمیت کم کرنا کفار کا طریقہ ہے جیسے آج قادیانی دیوبندی وغیرہ کا دستور ہے۔ دوسرے یہ کہ راہ خدا میں چیز گراں خریدنا خسارہ نہیں بلکہ نفع ہی نفع ہے۔ یعنی ابوبکر صدیق نے حضرت بلال کو صرف رضاء الٰہی کی تلاش میں آزاد کیا اس سے چند مسئلے معلوم ہوئے ایک یہ کہ ابوبکر صدیق کی وہ شان ہے کہ ان کے

اخلاص و حسن نیت کا رب تعالیٰ گواہ ہے۔ دوسرے یہ کہ نیک کام جنت حاصل کرنے یا دوزخ سے بچنے کی نیت سے نہ کرے صرف رب کو راضی کرنے کی نیت سے کرے جب وہ راضی ہو گیا تو سب کچھ ہو گیا۔ تیسرے یہ کہ بندہ کو چاہیے کہ جیسے روزی کی تلاش کرتا ہے اس سے زیادہ رب کی رضا ڈھونڈے جیسے روزی کے دروازے مختلف ہیں ایسے ہی رضائے الٰہی کے دروازے مختلف ہیں۔ یعنی عنقریب رب تعالیٰ ابوبکر صدیق سے راضی ہو جائیگا یہ مطلب کہ آج ناراض ہے بلکہ دنیا والوں پر اپنی رضا ظاہر فرمادے گا۔ دیکھ لو آج صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو اپنے دامن میں جگہ دی۔ کل قیامت میں ان کا حشر حضور ﷺ ہی کے ساتھ ہو گا۔ پھر جنت میں حضور کا قرب۔ یا یہ مطلب ہے کہ عنقریب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رب سے راضی ہو جائیں گے انہیں اتنا دے گا کہ وہ خوش ہو جائیں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آج رب سے راضی نہیں۔ سبحان اللہ اپنے حبیب کے لئے فرمایا:

ولسوف یعطیک ربک فترضی اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا ولسوف یرضی طرز کلام دونوں مقبولوں سے یکساں ہے۔

O

شانِ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ احادیث نبوی کی روشنی میں

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی چیز کا جوڑا راہ خدا میں خرچ کردے گا۔ وہ جنت کے دروازوں سے اس طرح پکارا جائے گا کہ "اے خدا کے بندے! اس دروازے سے داخل ہو یہ دروازہ اچھا ہے۔ اسی طرح جو نمازی ہو گا وہ نماز کے دروازے سے، مجاہد اہل جہاد کے دروازے سے، صاحب صدقہ، صدقہ کے دروازہ سے، روزے دار روزے کے دروازے (ریان) سے پکارا جائے گا۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا وہ شخص کتنا خوش نصیب ہو گا جو ان تمام دروازوں سے پکارا جائے گا۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے ابو بکر: مجھے امید ہے کہ تم ہی ایسے لوگوں میں سے ہوں گے۔ (بخاری و مسلم)

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا کہ انسانوں میں میرے ساتھ دوستی اور مال کے ساتھ سب سے زیادہ معاونت جس نے کی وہ ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ اس لیے اللہ کریم کے سوا اگر میں کسی کو دوست بناتا تو ابو بکر ہی کو دوست بناتا کیوں کہ وہ دینی بھائی ہیں۔ (ابو داؤد۔ حاکم)

اس حدیث کو حضرت عبداللہ ابن عباس، ابن زبیر، عبداللہ ابن مسعود، عبداللہ ابن عمر، جندب ابن عبداللہ، براء، کعب بن مالک، جابر ابن عبداللہ انس بن

مالک، ابی واقد اللیثی، ابو المعلی، حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور بھی مختلف راویوں نے بیان کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء)

مقدام روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عقیل بن ابی طالب میں کچھ ناراضی کی صورت بن گئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ذہین و فہیم تھے۔ دوسرے عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور رسول اکرم ﷺ کے رشتے دار و قرابت دار بھی تھے۔ اس لئے حضرت ابو بکر نے ان سے کوئی بات نہیں کی اور خاموشی سے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت میں جا کر تمام معاملہ عرض کر دیا۔ حضرت رسول اکرم ﷺ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی شکایت سن کر کھڑے ہو گئے اور حاضرین سے فرمایا

"لوگو! تم میرے دوست کو میرے لیے چھوڑ دو"

ذرا اندازہ تو کرو تمہاری حیثیت کیا ہے اور ان کی حیثیت کیا ہے۔ خدا کی قسم! تم سب لوگوں کے دروازوں پر اندھیرا ہے لیکن ابو بکر کے دروازے پر نور ہے۔ بخدا تم نے میری تکذیب کی، لیکن ابو بکر نے میری تصدیق کی۔ اسلام کے لیے یعنی راہ حق میں مال خرچ کرنے میں تم نے بخل سے کام لیا اور ابو بکر نے اپنا مال خرچ کر دیا۔ تم مجھے بدنام کرنے کی کوشش کرتے رہے لیکن ابو بکر نے ہر حال میں میری دلداری کی اور مجھے آرام پہنچایا۔ (ابن عساکر)

○ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی روایت ہے کہ حضور معلم انسانیت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص غرور و تکبر سے اپنا کپڑا زمین پر لٹکائے گا۔ اللہ تعالیٰ قیامت میں ایسے آدمی کی طرف نظر نہیں فرمائے گا۔ یہ سن کر

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اب جو شخص بھی میرے کپڑے کو اس طرح لٹکا ہوا دیکھے میں اسے زبان دیتا ہوں کہ وہ اس کپڑے کو پھاڑ ڈالے۔ اس پر حضور رحمت ہر عالم ﷺ نے ارشاد فرمایا ابوبکر تم ایسا غرور و تکبر نہیں کرتے۔
(بخاری)

○ کافی صحابہ کرام جمع تھے تو حضور رسول اکرم ﷺ نے صحابہ سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا آج تم میں سے کون روزہ دار ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواباً عرض کیا۔ حضور! "میں نے" پھر آپ نے دریافت فرمایا آج تم میں سے جنازہ میں کس نے شرکت کی۔ اس پر کہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ "میں نے" حضور نے فرمایا کہ آج کس نے مسکین کو کھانا کھلایا؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا۔ "میں نے"۔ پھر جب حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا آج کس نے کسی مریض کی خبر پرسی کی تو اس پر بھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ "میں نے" یہ سن کر حضور رحمت للعالمین ﷺ نے ارشاد فرمایا "اتنی خوبیاں جس شخص میں بھی جمع ہو جائیں اس کے جنتی ہونے میں شک نہیں" (مسلم)

اس حدیث کو حضرت انس بن مالک اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روایت کیا ہے جس میں یہ الفاظ ہیں کہ جنت اس پر واجب ہو گئی۔

○ ابو یعلیٰ نے حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ میں مسجد میں نماز کے بعد دعا کر رہا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت

ابوبکر اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ساتھ مسجد میں تشریف لے آئے تو حضور نے فرمایا کہ جو مانگو گے وہ ہی دیا جائیگا ساتھ ہی فرمایا کہ جو شخص قرآن پاک کو ترتیل کے ساتھ پڑھنا چاہے اس کے لیے ضروری ہے کہ وہ ام عبید کے فرزند یعنی ابن مسعود کی قرات کرے۔ نماز و دعا سے فارغ ہو کر میں اپنے گھر چلا گیا۔ اتنے میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور مجھے مبارکباد دی اس کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی آگئے۔ تو انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو واپس جاتے ہوئے دیکھا تو اقرار اکہا کہ اے ابوبکر ہر کار خیر میں آپ ہی سبقت لے جاتے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

○ ابویعلی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں (یہ حدیث حضرت ابن عباس، عبداللہ ابن عمر، ابی سعید اور ابی درداء رضی اللہ عنہم اجمعین کی سند سے ساتھ بھی روایت کی گئی ہے) کہ حضور رسول مصدق علیہ الصلوۃ و اسلام نے ارشاد فرمایا کہ میں جب شب معراج میں آسمانوں پر گیا تو جاجا اپنے نام کے ساتھ ابوبکر کا نام بھی لکھا ہوا دیکھا۔

○ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صاحب قرآن حکیم علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے میں نے قرآن پاک کی آیت یاایھاالنفس المطمئنۃ کی تلاوت کی تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا "خوب الفاظ ہیں"۔ اس پر حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ موت کے فرشتے تم سے بھی اسی طرح کہیں گے۔ (بحوالہ ابن حاتم اور ابو نعیم)

○ ابن عساکر حضرت یعقوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد کے

حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ہم لوگ حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی مبارک مجلس میں حاضرین کی زیادتی کی وجہ سے ایک دوسرے سے اس قدر قریب ہو کر بیٹھتے تھے کہ ایک جال کی طرح بن جاتے تھے اور اس طرح یہ ہجوم دور سے شہر کی فصیل کی طرح معلوم ہوتا تھا۔ لیکن حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نشست کی جگہ پھر بھی کشادہ ہوتی تھی اور کسی کو بھی وہاں جا کر بیٹھنے کی جرات نہیں ہوتی تھی مگر جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تشریف لاتے تھے تو اپنی جگہ پر بیٹھ جاتے تو پھر حضور معلم کائنات مصلح انسانیت ﷺ ان کی طرف اپنا روئے مبارک کر کے گفتگو فرماتے اور ہم تمام حاضرین ان کے ارشادات کو سنتے۔

- حضرت انس بن مالکؓ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابو بکر کا شکر ادا کرے اور ان سے محبت کرتی رہے۔
- ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ تمام لوگوں کا محاسبہ کیا جائیگا سوائے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے۔
- عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ایک روز حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابو بکر! تو غار میں اور حوض کوثر پر میرا دوست اور ساتھی ہے۔
- ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ قوم کو لائق نہیں کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اور کوئی امامت کرے۔
- حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اکرم علیہ الصلوۃ والسلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کو بشارت دیتے

ہوئے فرماتے ہیں کہ تجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے دوزخ سے آزاد کیا گیا ہے۔

○ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ابو بکر! تم میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں سے ہو۔

○ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی مکرم ﷺ نے فرمایا کہ سارے انسانوں میں سے مجھ پر جانی اور مالی لحاظ سے سب سے زیادہ احسان کرنے والے ابو بکر ہیں۔ (مشکوۃ)

○ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ مجھے کسی کے مال نے اتنا نفع نہیں دیا جتنا کہ ابو بکر کے مال نے نفع دیا۔ یہ سن کر ابو بکر رونے لگے اور عرض کیا یا رسول اللہ! میں اور میرا مال صرف آپ کے لیے ہے۔

○ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اگر میں کسی کو سوائے اپنے رب کے خلیل بناتا تو ابو بکر ہی میرے خلیل ہوتے۔

○ طبرانی نے حضرت ابو امامہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میرا ایک خلیل بنایا ہے جس طرح اس نے ابراہیم علیہ السلام کو اپنا خلیل بنایا اسی طرح بے شک میرا خلیل ابو بکر ہے۔

○ طبرانی اسعد بن زراہ لکھتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام نے مجھے خبر دی کہ آپ کے بعد آپ کی امت میں ابو بکر سب سے بہتر ہیں۔

○ طبرانی اور ابن عدی حضرت سلمہ ابن اکوع سے نقل کرتے ہیں کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ابو بکر انبیاء کے علاوہ تمام انسانوں سے بہتر ہیں۔

شان صدیق صحابہ کرام صالحین سلف کے ارشادات کی روشنی میں

○ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہمارے سردار (سید) ہیں۔

• اگر روئے زمین پر بسنے والے تمام لوگوں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ایمان کا وزن کے جائے تو حضرت ابوبکر کے ایمان کا پلہ بھاری ہوگا۔

• حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہر نیک کام میں ہم سے سبقت لے جاتے تھے۔

• کاش میں حضرت ابوبکر کے سینے کا ایک بال ہوتا۔

• میری خواہش ہے کہ جیسی جنت ابوبکر کی ہے ویسی ہی مجھے بھی مل جائے۔

• حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے جسم کی خوشبو مشک سے بھی اچھی ہے۔ (ابو نعیم)

○ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک دفعہ حضرت ابوبکر کے پاس سے گزرا تو وہ صرف ایک کپڑا اوڑھے بیٹھے تھے ان کی یہ حالت دیکھ کر میری زبان سے بے ساختہ نکلا کہ کوئی صحیفہ والا اللہ کو اتنا محبوب نہیں جتنا یہ

ایک کپڑا اوڑھنے والا اس کو محبوب ہے۔ (ابن عساکر)

- اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ میں نے جس کام میں بھی سبقت لے جانے کا ارادہ کیا اس میں ہی حضرت ابوبکر سبقت لے گئے۔ (طبرانی)

- رسول اکرم ﷺ کے بعد تمام لوگوں میں ابوبکر اور عمر سب سے بہترین ہیں کسی مومن کے دل میں میری محبت اور ابوبکر صدیق اور عمر فاروق کا بغض کبھی یکجا نہیں ہو سکتے۔ (طبرانی)

○ ابی عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور خاتم المرسلین ﷺ کے بعد قریش میں یہ تین افراد یعنی حضرت ابوبکر صدیق، حضرت ابو عبیدہ بن الجراح اور حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین ایسے ہیں جو صورت و سیرت میں بے مثال اور دل کے سخت ہیں نہ انہوں نے کبھی جھوٹ بولا اور نہ لوگوں نے انہیں جھوٹا کہا۔

○ ربیع بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی مثال بارش کے قطرے کی طرح ہے جہاں گرتا ہے نفع دیتا ہے۔ ہم نے جملہ انبیاء کرام کے اصحاب پر نظر ڈالی تو ہمیں کوئی نبی ایسا نظر نہیں آیا جس کو ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جیسا دوست ملا ہو۔

○ ابن حصین کا قول ہے کہ نسل آدم میں کوئی شخص حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے افضل پیدا نہیں ہوا۔ بلکہ وصال النبی ﷺ کے بعد فتنہ ارتداد کے دفاع میں آپ نے ایک نبی کا کردار ادا کیا ہے۔

صالحین سلف کے اقوال

○ ابن عساکر شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ایسے چار خصائل عطا فرمائے جو کسی سے مخصوص نہیں ہوئے۔

ایک یہ کہ آپ کا نام صدیق رکھا اور کسی دوسرے کا نام صدیق نہیں۔

دوسرے یہ کہ آپ رسول خدا علیہ التحیتہ والثناء کے یار غار ہیں۔

تیسرے یہ کہ ہجرت میں آپ کے رفیق تھے۔

چوتھے یہ کہ رسول مکرم ﷺ نے آپ کو مسلمانوں کا امام بنایا اور دوسرے مسلمان آپ کے مقتدی بنے۔

○ ابو جعفر کہتے ہیں کہ حضرت ابوبکر اگرچہ حضرت جبرئیل کو نہیں دیکھتے تھے لیکن وہ ان کی اور رسول پاک ﷺ کی آپس میں گفتگو سنا کرتے تھے۔

(ابن داؤد)

○ ابن مسیب نے کہا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور رسول اکرم ﷺ کے وزیر خاص تھے اور حضور آپ سے جملہ امور میں مشورہ فرمایا کرتے۔ وہ اسلام میں ثانی، غار میں ثانی، یوم بدر میں حضور کے لیے جو سائبان لگایا گیا تھا اس میں بھی حضور کے ساتھ موجود تھے اور مزار اقدس میں بھی نبی اکرم ﷺ کے پہلو میں دفن ہیں۔ حضو علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی کو بھی آپ پر فضیلت نہیں دی۔ (حاکم)

ترجمان حقیقت علامہ اقبال علیہ الرحمتہ کہتے ہیں

ہستی او کشت ملت را جو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وکفی والصلوۃ والسلام علی رسولہ المجتبی

وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

اما بعد

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم

ثانی اثنین اذھما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن

ان اللہ معنا

(۱۰،۲ توبہ)

ترجمہ: دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے اور اس (نبی ﷺ) نے اپنے صحابی سے کہا غم نہ کر اللہ ہمارے ساتھ ہے۔

آن امن الناس بر مولائے آں کلیم اول سینائے

ہمتی او کشت ملت را چو ابر ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

(اقبال)

امت مسلمہ کے علماء اہل سنت وجماعت کا اس پر اجماع اور اتفاق ہے کہ حضور محسن انسانیت رسول اکرم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ افضل البشر بعد الانبیاء ہیں پھر حضرت عمر فاروق پھر حضرت عثمان غنی پھر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ان کے بعد عشرہ مبشرہ کے باقی اصحاب، پھر باقی اصحاب بدر، پھر باقی اصحاب احد، ان کے بعد بیعت رضوان میں شامل اصحاب اور پھر دیگر اصحاب رسول ﷺ تمام لوگوں سے افضل ہیں۔

ابن سعید زہری سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور پر نور علیہ

الصلوۃ والسلام نے شاعر بارگاہ رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سے دریافت فرمایا کہ کیا تم نے ابوبکر کی شان میں بھی کچھ کہا ہے تو انہوں نے عرض کیا جی ہاں تو آپ نے فرمایا سناؤ پھر پس حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے اشعار پڑھے۔

والثانی اثنین فی الغار المنیف وقد
طاف الغدو به اذ صعد الجبلا

(ترجمہ) ابوبکر حضرت رسالت مآب کے یار غار ہیں جب آپ غار میں تشریف فرماتھے اور دشمن پہاڑ پر غار کے اردگرد سرگردان اور پریشان تھے۔

وکان حب رسول الله قد علموا
من البریة لم یعدل به رجلا

(ترجمہ) تمام لوگ جانتے ہیں کہ رسول اللہ سے ان کو کتنی محبت ہے اور آپ کو اتنی محبت کسی سے بھی نہیں ہوتی۔

ان اشعار کو سن کر رسول اللہ ﷺ نے تبسم فرمایا اور حضرت حسان سے فرمایا کہ صدقت یا حسان ھو کما قلت۔ اے حسان تم نے سچ کہا وہ ایسے ہی ہیں جیسا کہ تم نے کہا۔

عرب کے مشہور شاعر ابو محجن ثقفی بھی یوں اظہار کرتے ہیں۔

و سمیت صدیقا و کل مهاجر
سواک یسمی باسمه غیر منکر

(ترجمہ) اے ابوبکر! آپ ہی کو صدیق کے نام سے پکارا جاتا ہے

حالانکہ تمام مہاجر آپ کے سوا اپنے اپنے نام سے پکارے جاتے ہیں اس پر کسی کو انکار نہیں۔

سبقت الی الاسلام واللہ شاھد
وکنت جلیسا بالعریش المشتھر

(ترجمہ) خدا شاہد ہے کہ آپ ہی پہلے اسلام لانے والے ہیں اور آپ کو سائبان کے نیچے (یوم بدر میں) نبی مکرم ﷺ کی ہم نشینی کا شرف حاصل ہے۔

و بالغار اذا سمیت بالغار صاحبا
وکنت رفیق النبی المطھر

(ترجمہ) غار میں آپ ہی تھے اور صاحب الغار آپ ہی کا نام ہے اور آپ ہی نبی پاک صاحب لولاک ﷺ کے رفیق ہیں۔

حبیب کردگار احمد مختار رسول مکرم شفیع معظم حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیتہ والثناء کے عاشق صادق سرخیل نقشبنداں صدیق اکبر حضرت ابوبکر عبداللہ ابن ابی قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ پہلے خوش نصیب خلیفہ رسول ہیں۔ جو اپنے والد بزرگوار حضرت ابی قحافہ عثمان بن عامر کی زندگی ہی میں منصب خلافت پر فائز ہوئے اور اپنے کاروبار خلافت کو بخیر وخوبی چلایا۔

(اقبال)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ لکھتے ہیں کہ ہم لوگ رسول مکرم ﷺ کے عہد حیات میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو افضل الصحابہ کہتے تھے مگر حضور نے اس پر ناگواری کا اظہار نہیں فرمایا۔

آپ کا شجرہ نسب کچھ یوں ہے۔

عبداللہ بن ابی قحافہ عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب و سعد بن تیم بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب القرشی التیمی تھا۔ آپ کا سلسلہ نسب مرہ بن کعب پر جا کر رسول مکرم ﷺ سے مل جاتا ہے۔

آپ کی والدہ محترمہ کا نام سلمی بنت صخرہ بن عامر بن عمرو بن کعب ہے جو آپ کے والد کے چچا کی بیٹی تھیں ان کی کنیت ام الخیر تھی۔

لقب صدیق کی حقیقت

آپ کا اسم گرامی عبداللہ ابن عثمان اور صدیق و عتیق آپ کے القابات ہیں۔ زمانہ جاہلیت یعنی قبل اسلام ہی سے آپ صدیق یعنی ہمیشہ سچ بولنے والا اور تصدیق کرنے والا کے لقب سے ملقب تھے جیسا کہ کتب تاریخ میں تحریر ہے کہ آپ نے سب سے پہلے حضور مع النور ﷺ کے منصب نبوت کی تصدیق فرمائی۔ آپ مخبر صادق رسول معظم ﷺ کی ہر خبر پر تصدیق کرنے میں سبقت فرماتے تھے۔ اس لیے آپ کو "صدیق" کہا گیا چونکہ آپ نے سب سے پہلے واقعہ معراج کی تصدیق فرمائی۔ یہی وجہ ہے کہ آپ صبح معراج ہی سے صدیق کے لقب سے مشہور ہو گئے۔ طبرانی حکیم ابن سعد سے روایت کرتے ہیں کہ باب مدینۃ العلم مصطفیٰ شیر خدا حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہ الکریم نے ایک موقع پر حلفاً فرمایا کہ :

"حضرت ابو بکر کا نام صدیق اللہ تعالیٰ نے آسمان سے نازل فرمایا ہے جیسا کہ حدیث احد میں موجود ہے کہ "تم تسکین رکھو تم پر ایک نبی، ایک صدیق اور

ایک شہید ہے"

عتیق کا لقب

ترمذی اور حاکم ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ ایک روز میرے والد مکرم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سید الکونین رسول الثقلین ﷺ کی خدمت گرامی میں حاضر ہوئے تو نبی اکرم خیر الانام علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی زبان وحی ترجمان سے ارشاد فرمایا کہ عتیق من النار ۔ابوبکر : اللہ تعالیٰ نے تم کو دوزخ کی آگ سے بری فرمادیا ہے چنانچہ اسی دن سے آپ عتیق کے نام سے مشہور ہو گئے۔

ولادت باسعادت

سید الصادقین امام العاشقین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ولادت امام المرسلین حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی ولادت باسعادت سے دو سال دو ماہ قبل مکہ معظمہ میں ہوئی اور تریسٹھ سال کی عمر پائی۔

یزید بن اصم روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول مکرم ﷺ نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ :

"اے ابوبکر ! تم بڑے ہو کہ میں بڑا ہوں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی حضور بڑے تو آپ ہی ہیں البتہ عمر میری زیادہ ہے"

آپ اپنی برادری میں زیادہ دولت مند تھے لیکن احسان و مروت، اخلاص و محبت اور ایثار و سخاوت کے پیکر تھے۔

ابن کثیر کہتے ہیں کہ جب حضور سید الانبیاء محبوب کبریا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ نے اہل بیت رسول حضور کی زوجہ محترمہ ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ، آپ کے غلام زید اور ان کی بیوی ام ایمن، حضرت علی رضی اللہ عنہ اور ورقہ بن نوفل کے بعد سب سے پہلے ایمان لانے والے حضرت ابوبکر صدیق عبداللہ ابن عثمانؓ تھے۔

آپ کا قبول اسلام

ابن ابی شیبہ اور ابن عساکر حضرت سعد ابن وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سے دریافت کیا کہ کیا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سب سے پہلے ایمان لائے تھے تو انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ان سے بھی پہلے پانچ حضرات اسلام قبول کر چکے تھے مگر حقیقت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اسلام لانے میں ہم سب سے بہتر اور بلند درجہ رکھتے ہیں۔

امام شعبی فرماتے ہیں کہ ایک روز میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ سب سے پہلے اسلام لانے والا کون ہے؟ تو انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر ثبوت کے طور پر حضرت حسان رضی اللہ عنہ کے اشعار پڑھے۔

اذ تذکرت شجوا من اخی ثقه
فاذکر اخاک ابابکر بما فعلا

خیر البریة اتقاها واعدلها
الا النبی اوفا ها بما سملا

والثانی الثانی المحمود مشهده
واول الناس منہم صدق المرسلا

(ترجمہ) جب تم کسی کا رنج والم یاد کرو تو حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی یاد کرو۔

وہ دنیا میں سب سے زیادہ نیک اور عادل تھے سوائے نبی اکرم ﷺ کے آپ سب سے زیادہ وفادار اور صلح کار تھے۔

آپ بارگاہ خداوندی کی طرف رجوع لانے والے اور یار غار تھے اور آپ ہی سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کرنے والے تھے۔

بہر حال آپ کی سبقت اسلام پر اجماع کثیرہ ہے اور ان جملہ اقوال و روایات میں ہمارے امام اعظم حضرت ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تطبیق و توضیح کے مطابق مردوں میں حضرت ابو بکر صدیق، عورتوں میں حضرت خدیجہ اور بچوں میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین ہی سب سے پہلے ایمان لانے والے ہیں۔ (تاریخ الخلفاء)

اسلام کا خطیب اول

زمانہ اسلام کے آغاز میں مسلمان ہونے والوں کو بے انتہا قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑتی تھیں اور کفار انہیں اذیتیں پہنچا کر دین اسلام سے منحرف کرنے کی کوشش کرتے تھے۔

اسی طرح جب مسلمانوں کی تعداد تقریباً چالیس تک پہنچ گئی تو امام الاصفیاء حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بارگاہ نبوی میں درخواست کی

کہ حضور اب ہمیں علی الاعلان اپنے محبوب دین اسلام کی تبلیغ کرنی چاہیے۔ اس پر پہلے تو حضور نے انکار فرمایا کہ ابھی ہم تعداد میں تھوڑے ہیں مگر جب حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصرار بڑھ گیا تو حضور نے منظور فرمالیا اور تمام مسلمانوں کے ساتھ لے کر مسجد حرام میں تشریف لے گئے وہاں پہنچ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی موجودگی میں حضرت امام المجاہدین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خطبہ شروع کر دیا اور یہ پہلا خطبہ تھا۔ جسے اسلام کے خطیب اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے دیا جس میں لوگوں کو خدائے وحدہ لاشریک اور اس کے رسول برحق کی طرف دعوت دی گئی تھی۔

کفار کی ایذارسانی

کفار و مشرکین اس خطبہ کو سنتے ہی آگ بگولا ہو گئے اور مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے جس سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا چہرہ زخمی اور جسم لہولہان ہو گیا تو آپ بے ہوش ہو گئے جب یہ خبر آپ کے قبیلہ بنو تمیم کے لوگوں تک پہنچی تو وہ فوراً وہاں سے اٹھا کر گھر لے آئے چونکہ اس شدید زدوکوب سے کسی کو حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زندہ بچنے کی امید نہ تھی۔ اس کے بعد آپ کے قبیلہ کے لوگ دوبارہ مسجد حرام میں پہنچے اور اعلان کیا کہ اگر حضرت صدیق اکبر کا اس حادثہ میں انتقال ہو گیا تو ہم ضرور اس کے بدلے میں عتبہ بن ربیعہ کو قتل کر دیں گے کیوں کہ اس واقعہ میں اس کا زیادہ حصہ تھا۔ شدت کرب سے آپ بول نہیں سکتے تھے۔ شام کو جب ذرا ہوش میں آئے تو آپ نے سب سے پہلے یہی پوچھا کہ میرے محبوب کا کیا حال ہے؟ قبیلہ کے لوگوں نے

اس پر آپ کو بہت ملامت کی کہ انہی کے ساتھ رہنے سے یہ مصیبت پیش آئی اب پھر انہی کے بارے میں پوچھ رہے ہو تو آپ نے یہی رٹ لگائے رکھی کہ بتاؤ میرے محبوب کس حال میں ہیں ؟ یہ سن کر وہ لوگ بد دل ہو کر واپس چلے گئے اور جاتے جاتے آپ کی والدہ محترمہ حضرت ام الخیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہہ گئے کہ ابو بکر کے لیے کھانے پینے کے لیے کسی چیز کا انتظام کرو۔

جب سب لوگ چلے گئے تو اکیلی ماں نے بیٹے سے پوچھا "بیٹا ابو بکر ! بتاؤ تم نے کچھ کھانا پینا بھی ہے تو آپ نے جواباً فرمایا "امی تم بتاؤ میرے محبوب آقا کا کیا حال ہے ؟ ان پر کیا گزری ہے ؟ ماں نے جواب دیا کہ بیٹے مجھے تمہارے آقا کے بارے میں کچھ بھی معلوم نہیں اس پر صدیق اکبر نے کہا تو پھر امی جان میرے بھائی حضرت عمر کی ہمشیرہ ام جمیل بنت خطاب کے پاس جا کر دریافت کرو کہ حضور کا کیا حال ہے۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ محترمہ جب اپنے بیٹے کی بے تابانہ درخواست پر ام جمیل کے پاس گئیں تو وہ بھی کلمہ طیبہ پڑھ کر حلقہ بگوش اسلام ہو چکی تھیں۔ ام جمیل بنت خطاب بھی اس وقت اپنے قبول اسلام کو در پردہ رکھے ہوئے تھیں۔ حضرت صدیق اکبر کی حالت سن کر بے چین ہو گئیں اور کہا کہ چلو میں خود چل کر ابو بکر صدیق کا حال دیکھتی ہوں۔ ام جمیل جب حضرت صدیق اکبر کے گھر آئیں تو زخمی حالت دیکھ کر برداشت نہ کر سکیں اور زار و قطار رونے لگیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان سے حضور کا حال پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ حضور بالکل خیریت سے ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا کہ اس وقت حضور کہاں ہیں تو انہوں نے بتایا کہ حضرت زید ارقم

کے گھر تشریف فرماہیں توآپ نے فرمایا کہ :

"خداوند ذوالجلال کی قسم ہے کہ میں جب تک کہ حضور کی زیارت نہیں کروں گا اس وقت تک کچھ نہیں کھاؤں گا"

آخر آپ کی بوڑھی والدہ راستے پر لوگوں کی آمدورفت کم ہونے کا انتظار کرنے لگی کیوں کہ وہ اپنے زخمی بیٹے کو کچھ کھلانے پلانے کے لیے بہت بیقرار تھیں۔ کافی رات گئے تک راستے کی بھیڑ کم ہوئی تو آپ کو لے کر آستانہ محبوب پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت اقدس میں حضرت زید بن ارقم کے گھر پہنچیں۔ دیکھتے ہی حضرت ابوبکر اپنے محبوب آقا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لپٹ کر زاروقطار رونے لگے اور حضور بھی اپنے عاشق صادق کی حالت دیکھ کر خوب روئے یہاں تک کہ حاضرین بھی یہ منظر برداشت نہ کر سکے اور رونے لگے۔ (تاریخ الخلفاء)

اس واقعہ سے یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ حبیب مصطفیٰ امام الاصفیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے نبی برحق امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء سے بے انتہا محبت فرماتے تھے اور ایسا بھی کیوں نہ ہو جب کہ

محمد ہے متاع عالم ایجاد سے پیارا
پدر، مادر، برادر، جان ومال اولاد سے پیارا

محمد کی محبت دین حق کی شرط اول ہے
اسی میں ہو اگر خامی تو سب کچھ نامکمل ہے

آپ بلا شک و شبہ امام العاشقین تھے۔ عشق رسالتمآب ﷺ آپ کی رگ رگ میں موجزن تھا۔ آپ نے زندگی کے ہر موڑ پر اس کا مظاہرہ کیا اور آپ کے ہر کاروبار حیات میں حب رسول کی جھلک نظر آتی ہے۔

ابن عساکر کہتے ہیں کہ آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمٰن غزوہ بدر میں اسلام قبول کرنے سے پہلے مشرکین مکہ کے ساتھ تھے پھر جب مسلمان ہوئے تو ایک روز اپنے والد محترم سے یوں ہمکلام ہوئے کہ آپ میدان بدر میں کئی بار میری زد میں آئے لیکن میں نے ہر بار آپ سے قطع نظر کی اور قتل نہ کیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا:

لو اھد فت لی لم انصرف منک۔ (تاریخ الخلفاء)

یعنی اگر تم میری زد میں آجاتے تو میں کبھی بھی تم سے صرف نظر نہ کرتا اور تم کو قتل کر کے ہی دم لیتا کیوں کہ اس وقت تم دشمن رسول تھے۔

رفیق نبوت

تمام علماء اسلام اس پر متفق ہیں کہ امیر المومنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام قبول کرنے کے بعد سے لے کر تا حیات سفر و حضر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفیق رہے اور بعد الممات بھی حضور لامع النور ﷺ کے پہلو میں ہی آرام فرما ہیں۔

آپ نے ہر حال میں اپنے محبوب برحق کا ساتھ دیا۔ آخر اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم ﷺ کی رضا و خوشنودی کے لیے اہل و عیال کو چھوڑ کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ہجرت فرمائی تو آپ نے دوران سفر خلوص اور دوستی کا

ایسا ثبوت دیا جو "یار غار" کے لقب سے ایک زندہ مثال بن گیا جس کی نظیر تاریخ عالم میں محال ہے جیسا کہ قرآن کریم کی سورۃ توبہ میں بھی اس طرف اشارہ فرمایا گیا ہے۔

ثانی اثنین اذهما فی الغار اذ یقول لصاحبه لا تحزن ان الله معنا۔

(ترجمہ) دو میں سے دوسرا جبکہ وہ دونوں غار میں تھے اور اس (نبی ﷺ) نے اپنے صحابی سے کہا غم نہ کر اللہ ہم دونوں کے ساتھ ہے۔

تاریخ اسلام شاہد ہے کہ جب اہل اسلام پر کفار ناہنجار کے ظلم و ستم کا سلسلہ شدت اختیار کر گیا تو مسلمان اور کہیں ہجرت کر جانے پر مجبور ہو گئے چنانچہ سب سے پہلے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے اہل و عیال کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کر گئے باقی کچھ لوگ مدینہ منورہ چلے گئے جب مکہ مکرمہ میں گنتی کے چند مسلمان ہی رہ گئے تو قریش مکہ نے موقع پا کر غنیمت جان کر حضور رسول اکرم ﷺ کے قتل کا منصوبہ بنایا۔ اسی منصوبے کے تحت تمام کفار دارالندوہ میں جمع ہوئے جس میں کئی تجاویز پیش ہوئیں کہ محمد ﷺ کے ساتھ کیا سلوک کیا جائے۔ آخر یہ طے پایا کہ ہر قبیلے میں سے ایک ایک جوان منتخب کیا جائے جو اکٹھے ہو کر حضور رسول پاک ﷺ کے گھر کا محاصرہ کر لیں۔ جب آپ صبح کی نماز کے لیے باہر نکلیں تو سب نوجوان اپنی اپنی تلوار کے ساتھ ان پر وار کریں۔ اس سے فائدہ یہ ہو گا کہ محمد ﷺ کا قبیلہ ہم سب سے اس کا بدلہ نہیں لے سکے گا اور نہ ہی دوسرے مسلمان ہمارا کچھ بگاڑ سکیں گے۔

بالآخر اسی رات انہوں نے آستانہ نبوت کو گھیرے میں لے لیا۔ ادھر علیم بذات الصدور خداوند قدوس نے آپ کو مدینے کی طرف ہجرت کا حکم دے دیا تو آپ نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اس وقت آپ کے پاس تھے فرمایا:

"علی: اٹھو دیکھو اب میری قوم میرے قتل کے درپے ہو چکی ہے اور گھر کو گھیرے میں لے لیا ہے اور میں نے بحکم الہی اب یہاں سے نکل جانا ہے تو تم میری چادر اوڑھو اور میرے بستر پر سو جاؤ"

شیر خدا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور اپنے بستر پر لٹا کر باہر تشریف لائے تو دیکھا کہ دشمن آپ کی گھات میں تھے لیکن حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے سورۃ یٰس کی تلاوت شروع کر دی اور فاغشینھم فھم لا یبصرون تک تلاوت فرما کر دونوں ہاتھوں میں مٹی لے کر کافروں کی طرف پھینک دی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضور بحفاظت الہی وہاں سے نکل آئے مگر کفار آپ کو نہ دیکھ سکے۔ آپ کے باوفا رفیق حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور عرض کیا تو پھر حضور مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔ چنانچہ راہ حق و صداقت کے دونوں مقدس راہی رات کی تاریکی میں غار ثور کی طرف روانہ ہو گئے جو مکہ مکرمہ سے جنوب کی طرف تین میل کے فاصلے پر ایک بلند پہاڑ کی چوٹی پر واقع ہے۔ رات کی تاریکی اور نوکیلے پتھروں کا کٹھن سفر بہت کربناک تھا۔ پاؤں مبارک زخمی ہو گئے۔ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پائے نازنین کے زخموں کو دیکھ کر بے چین ہو گئے اور بصد اصرار حضور کو اپنے کندھوں پر اٹھا کر ایک میل کا مشکل ترین راستہ طے کر کے غار تک پہنچ گئے تو رفیق و غمگسار

نبوت نے عرض کیا۔ حضورؐ آپ ذرا ٹھہریں تاکہ میں پہلے اندر جا کر غار کی صفائی کرلوں یہ بڑی تاریک اور ویران غار ہے۔

غار میں پہلے گئے تھے غمگسار مصطفیٰ
اس لیے مشہور ہیں وہ یار غار مصطفیٰ

چنانچہ صدیق اکبر غار کے اندر گئے اور لاتعداد خطرناک سوراخوں کو اپنی چادر پھاڑ کر بند کیا پھر جو سوراخ بند ہونے سے بچ گیا اس کے آگے اپنا مبارک پاؤں رکھ دیا تاکہ اس سے کوئی موذی جانور نکل کر نقصان نہ پہنچائے پھر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔ "حضور اندر تشریف لے آیئے"۔

جب حضور پر نور علیہ الصلوۃ والسلام اندر تشریف لے آئے تو اپنا سر مبارک حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گود میں رکھ کر استراحت فرما ہوئے اس پرانے غار میں رہنے والے ایک سانپ نے جب تمام سوراخوں کو بند پایا تو اس سانپ نے جو باہر نکلنے کے لیے بے چین تھا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاؤں پر ڈنک چلادیا مگر آپ نے اپنے پاؤں کو بالکل جنبش تک نہ دی۔ تاکہ حضور اکرم ﷺ کے آرام میں خلل نہ آجائے۔ آخر شدت درد سے آپ کے آنسو نکل کر نبی اولین و آخرین ﷺ کے رخسار اقدس پر گرے تو آپ نے بیدار ہو کر پوچھا "کیوں ابوبکر کیا ہوا؟" عرض کیا حضور سوراخ کے اندر رہنے والے سانپ نے ڈس لیا ہے تو وہ مسیحائے کائنات

جس کے تلووں کا دھوون ہے آب حیات
ہے وہ جان مسیحا ہمارا نبی

آپ نے اپنا لعاب مبارک لگا کر اس درد کو رفع دفع فرمادیا۔ سبحان الله العظیم۔

صدیق بلکہ غار میں جاں اپنی دے چکے
اور حفظ جاں تو جان فروض غرر کی ہے
ثابت ہوا کہ جملہ فرائض فروع ہیں
اصل الاصول بندگی اس تاجور کی ہے

المختصر آپ وہاں سے محبوب مکرم ﷺ کے ساتھ مدینہ منورہ پہنچ گئے پھر وہیں اپنی ساری زندگی حضور کی خدمت میں بسر کری دی اور پیش آنے والے اکثر حالات و غزوات میں آپ نے رسول خدا علیہ التحیۃ والثناء کا ساتھ دیا جس پر تاریخی شواہد موجود ہیں۔

سب سے بہادر

مورخ گرامی حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمتہ اللہ تعالی علیہ اپنی تصنیف جلیلہ "تاریخ الخلفاء" میں البزار کی روایت نقل فرماتے ہیں کہ

"جرات و شجاعت کا یہ عالم تھا کہ شیر خدا حیدر کرار حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کے نزدیک آپ اشجع الناس یعنی آپ سب سے زیادہ بہادر تھے۔ کیوں کہ آپ نے ایک دفعہ لوگوں سے دریافت فرمایا کہ بتاؤ سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟ حاضرین نے جواب دیا کہ آپ سب سے زیادہ بہادر ہیں تو آپ نے فرمایا کہ میں تو ہمیشہ اپنے برابر کے جوڑ سے لڑتا

ہوں پھر میں سب سے زیادہ بہادر کیسے ہو گیا۔ تم یہ بتاؤ کہ
سب سے زیادہ بہادر کون شخص ہے؟ لوگوں نے کہا حضرت!
آپ ہی فرمائیں کہ بہادر کون ہے؟
ہمیں تو معلوم نہیں تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ :

سب سے زیادہ بہادر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں کیوں
کہ جنگ بدر میں جب ہم نے حضور نبی کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کے لیے ایک
سائبان بنایا تو آپ میں مشورہ کیا کہ اس سائبان کے نیچے حضور علیہ الصلوۃ والتسلیم
کے ساتھ کون رہے گا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی دشمن آپ پر حملہ کر دے۔ بخدا ہم
میں سے کوئی بھی یہ ذمہ داری لینے کو تیار نہ ہوا جب کوئی بھی اس کام کے لیے
آگے نہ بڑھا تو حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تیغ بکف آگے بڑھے اور
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہو گئے پھر کوئی مشرک بھی آپ کے پاس
آنے کی جرات نہ کر سکا۔ اگر کسی کو جرات ہوئی بھی تو آپ خود اس پر ٹوٹ پڑے۔
اس لئے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی ہم سے زیادہ بہادر تھے۔"

ایک اور موقع پر حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک
دفعہ مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھیرے میں لے کر گھسیٹنا شروع کر دیا اور
ساتھ ساتھ یہ بھی کہتے جاتے کہ وہ تم ہی ہو جو کہتے ہو کہ "خدا ایک ہے" خدا کی
قسم! یہ دیکھ کر کسی کو بھی ان مشرکین سے مقابلہ کرنے کی جرات نہ ہو سکی
لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یہ دیکھ کر برداشت نہ کر سکے اور آگے
بڑھے اور مشرکین کو دھکے مار مار کر پیچھے ہٹاتے جاتے اور ساتھ ساتھ فرماتے

جاتے کہ

"تم پر افسوس ہے کہ تم ایسے شخص کو ایذا پہنچا رہے ہو جو یہ کہتا ہے کہ میرا پروردگار صرف ایک اللہ ہے"

یہ فرما کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی چادر اٹھا کر اپنے چہرے پر رکھی اور اس قدر روئے کہ آپ کی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی پھر فرمایا کہ :

"اللہ تعالیٰ تم کو ہدایت دے اے لوگو! بتاؤ آل عمران سے جو لوگ ایمان لائے تھے وہ اچھے تھے یا کہ ابوبکر اچھے ہیں"

یہ سن کر لوگ خاموش ہو گئے کیوں کہ آل عمران سے ایمان لانے والوں نے اپنے پیغمبر پر اس قدر جان نثاری نہیں کی جتنی کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے۔ لوگوں کو خاموش دیکھ کر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا :

> "لوگو! جواب کیوں نہیں دیتے خدا کی قسم! ابوبکر کی زندگی کی ایک ساعت آل فرعون کے مومن کی ہزار ساعتوں سے بہتر اور بہتر ہے۔ اس لیے کہ وہ لوگ فرعون کے ڈر سے اپنا ایمان چھپاتے تھے اور ابوبکر نے اپنے ایمان کا اظہار علی الاعلان کیا"۔

یہ ہیں آپ کی شجاعت اور جواں مردی کی زندہ مثالیں اور ان مٹ شہادتیں جن پر اہل اسلام کو بجا طور پر فخر و ناز ہے۔

انفاق فی سبیل اللہ

اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی ہے کہ وہ پرہیز گار اور متقی ہے جو اپنا مال

اسلام کے لیے اس مقصد سے خرچ کرتا ہے کہ وہ پاک ہو جائے۔ (۳۰،۲واللیل)

مفسرین کرام کا متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ آیت حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ہی کی شان میں نازل ہوئی ہے آپ تمام اصحاب و احباب میں سب سے زیادہ سخی اور فیاض تھے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کہ "ابو بکر کے مال نے مجھے بہت نفع دیا ہے اتنا کسی کے مال نے نہیں دیا" یہ ارشاد مصطفوی ﷺ سنتے ہی حضرت صدیق اکبر رونے لگے اور عرض کیا "حضور! میں اور میرا مال سب حضور ہی کا ہے"

ایک دوسری حدیث میں ابن عساکر بروایت حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہم لکھتے ہیں کہ رسول مکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ :

ابو بکر کے مجھ پر ایسے عظیم احسانات ہیں کہ اور کسی کے نہیں ہیں۔
"انہوں نے اپنے جان و مال سے میری مدد کی اور اپنی بیٹی بھی میرے عقد میں دے دی"

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ :

"جس روز میرے ابا جان حضرت ابو بکر نے اسلام قبول کیا اس وقت آپ کے پاس چالیس ہزار درہم موجود تھے۔ آپ نے یہ سب مال ارشاد رسول سے خرچ کر دیا"۔

ایک دوسری روایت میں ابن عساکر حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ

تعالیٰ عنہم کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جس روز حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایمان لائے تھے تو ان کے پاس چالیس ہزار درہم تھے اور جب آپ ہجرت کر کے مدینہ آئے تو ان میں سے صرف پانچ ہزار درہم باقی رہ گئے تھے آپ نے یہ تمام مال مسلمانوں کی آزادی اور اسلام کی اعانت وامداد کے لیے خرچ کر ڈالا تھا۔ اس کے ساتھ ہی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس دوران سات ایسے مسلمانوں کو آزاد کرایا جن کے آقا ان کے مسلمان ہونے کی پاداش میں دردناک اور سخت ترین سزائیں دیا کرتے تھے۔

غزوہ تبوک کے موقع پر حضور محبوب کائنات ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ارشاد فرمایا کہ آپ اپنا کچھ مال راہ خدا میں جہاد کے لیے صدقہ کریں۔ اس حکم کی تعمیل میں صحابہ کرام نے حسب توفیق اپنا مال راہ خدا میں جہاد کے لیے تصدق کیا چنانچہ حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنی عالی ہمتی اور بلند حوصلگی کا ثبوت دیا اور دس ہزار مجاہدین کو سامان مہیا کیا اور دس ہزار مجاہدین کو سامان مہیا کیا اور دس ہزار دینار خرچ کیے اس کے علاوہ بھی نو سو اونٹ اور سو گھوڑے معہ سازو سامان حکم رسول ﷺ پر نچھاور کر دیے اور حضرت ابو بکر صدیق بھی موجود تھے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرماتے تھے کہ اس روز اتفاقاً میرے پاس بھی کچھ مال تھا میں نے دل میں ارادہ کیا کہ آج میں زیادہ مال راہ حق میں تصدق کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سبقت لے جاؤں گا۔ چنانچہ

گھر آکر اپنے مال کے دو حصے کیے اور نصف مال حضور کی خدمت میں حاضر کر دیا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے خود مجھ سے دریافت فرمایا: عمر اہل و عیال کے لئے بھی کچھ چھوڑ آئے ہو۔ تو میں نے عرض کیا حضور! نصف مال چھوڑ آیا ہوں۔ اتنے میں پروانہ شمع رسالت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنا سارا مال لے کر بارگاہ نبویؐ میں حاضر ہوئے۔

اتنے میں وہ رفیق نبوت بھی آ گیا
جس سے بنائے عشق و محبت ہے استوار

دیکھا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس کے دم سے عشق و محبت کی بنیادیں پائیدار اور مستحکم ہیں۔ اپنی سادہ سی قبا پہنے بٹنوں کی بجائے کانٹے لگا رکھے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ یہ ایمان افروز منظر دیکھ کر حیران رہ گئے اور دل میں فیصلہ کیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے سبقت لے جانا مشکل اور ناممکن ہے۔ حضور سرور کائنات علیہ التحیات والتسلیمات اس ایثار کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: یا ابوبکر ما ابقیت لاھلک؟

"صدیق کچھ اہل و عیال کی فکر بھی لازم ہے سب کچھ یہیں لے آئے ہو یا کچھ گھر والوں کے لیے بھی چھوڑ آئے ہو؟"

اس پر حضور دستگیر بیکساں ﷺ کے یار و غمگسار نے جس محبت و عقیدت بھرے انداز میں جواب دیا۔ عرض کیا ابقیت لھم الله ورسوله

(مشکوٰۃ)

پروانے کو چراغ تو بلبل کو پھول بس
صدیق کے لیے ہے خدا کا رسول بس

حضور : میرے جان و مال آپ پر قربان ۔

دے کے سب کچھ پھر بھی سب کچھ بچ گیا میرے لیے
اک خدا میرے لیے، اک مصطفیٰ میرے لیے

صحابہ نے دیکھا کہ اتنے میں خالق کائنات کے قاصد خصوصی حضرت جبرئیل امین علیہ السلام ویسا ہی لباس زیب تن کیے بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے جو لباس غمگسار نبوت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا تھا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے دریافت فرمایا : اے جبریل! یہ کیسی حالت ہے ؟ انہوں نے عرض کیا "حضور! اللہ تعالیٰ نے تمام فرشتوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ آج وہ ایسا ہی لباس پہنیں جیسا کہ حضرت ابوبکر پہنے ہوئے ہیں۔

ساتھ ہی اللہ کریم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے نام سلام بھیجا ہے اور یہ بھی دریافت فرمایا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس عالم فقر میں مجھ سے راضی ہیں یا ناخوش ؟

ان اللہ تعالی یقرء السلام ویقول قل له
اراض انت عنی فی فقرک ھذا ام ساخط

(تاریخ الخلفاء)

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام فرماتا ہے اور فرماتا ہے کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ان سے پوچھئے کہ کیا وہ اس عالم فقر میں مجھ پر راضی ہیں یا ناراض ؟

یہ پیغام محبت سنتے ہی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ وجد میں آگئے اور

عرض کیا۔ حضورؐ! اسخط علی ربی انا عن ربی راض، انا عن ربی راض، انا عن ربی راض۔

(ترجمہ) بھلا میں اپنے رب کریم سے ناخوش کیسے ہو سکتا ہوں پھر تین بار عرض کیا۔ میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں، میں اپنے رب سے راضی ہوں۔

(تاریخ الخلفاء۔ کنزالایمان۔ اسعۃ اللمعات (حضرت عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ)

ابن عساکر حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور محسن انسانیت ﷺ نے فرمایا میری امت پر واجب ہے کہ وہ ابوبکر کی شکر گزار رہے اور ان سے محبت کرتی رہے۔

نیز فرمایا کہ تین سو ساٹھ پسندیدے خصلتیں ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کے لیے خیر کا ارادہ کرتا ہے تو اس بندے میں ان میں سے کوئی خصلت پیدا فرما دیتا ہے جس کے سبب اس کو جنت مل جاتی ہے۔

یہ سن کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا ان میں سے کوئی خصلت مجھ میں بھی موجود ہے؟

تو حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

"ہاں تم میں وہ تمام پسندیدہ خصائل موجود ہیں"

(تاریخ الخلفاء)

سب سے زیادہ عالم

بخاری و مسلم میں ہے کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت

کرتے ہیں۔ایک دن ایام مرض میں مصلح انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء نے منبر شریف پر خطبہ ارشاد فرمایا کہ :

"اللہ کریم نے اپنے ایک بندے سے کہا کہ اگر وہ چاہے تو دنیا کو اختیار کرے یا آخرت کو اختیار کرے، سواس بندے نے آخرت کو پسند کرلیا ہے"

یہ بات دیگر موجود اصحاب نہ سمجھ سکے۔ عرض کی حضورؐ! آپ کس بندے کا ذکر فرمارہے ہیں سوائے حضرت ابوبکر صدیق کے کہ وہ آپ کے ارشادات وکلمات سن کر اشکبار ہوگئے اور کہنے لگے کہ کاش یارسول اللہ ہم اپنے ماں باپ آپ پر قربان کردیں یہ کلمات سن کر ہم حاضرین کو تعجب ہوا کیونکہ حضور تو محض ایک شخص کا ذکر فرمارہے تھے جس کو یہ اختیار دیا گیا تھا۔ دراصل اس میں رمز یہ ہے کہ وہ صاحب اختیار خود رسول اکرم ﷺ کی ذات گرامی تھی اوراس رمز کو فقط حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہی سمجھ سکے۔

اس فہم وفراست کے باعث وہ ہم سے زیادہ عالم تھے۔

علم انساب کے ماہر

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہر اچھے کام میں ہم سے سبقت لے جاتے تھے وہ علم انساب کے بہت بڑے ماہر تھے۔ کفار نابکار رسول مکرم ﷺ کی ہجو بیان کی۔ شاعر دربار رسالت حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بھی حضور سے اس کا جواب دینے کی اجازت طلب کی تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ابوبکر علم انساب کے ماہر ہیں ان سے مشورہ کرلیں۔ چنانچہ حضرت حسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشورہ کے

بعد جو الی اشعار لکھے جنہیں سن کر قریش کہنے لگے کہ ان شعروں میں ابو بکر کا مشورہ معلوم ہوتا ہے۔

علم تعبیر کے ماہر

ابن سیرین جنہیں علم تعبیر کے سلسلے میں امام تسلیم کیا جاتا ہے فرماتے ہیں کہ حضور محبوب علام الغیوب ﷺ کے بعد اس امت میں علم تعبیر کے سب سے بڑے عالم ابو بکر ہیں۔ ایک روز حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا کہ تم اپنے خوابوں کی تعبیر ابو بکر سے پوچھ لیا کرو۔

ایک مرتبہ حضور اکرم ﷺ نے اپنا خواب بیان فرمایا کہ ''میں نے آج رات خواب میں پہلے کالی بھیڑیں آئیں پھر اور آئیں جو سرخ و سفید رنگ کی تھیں۔ اس پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تعبیر کی اجازت طلب کر کے عرض کیا کہ کالی بھیڑیں اہل عرب اور دوسری عجمی لوگوں کے مسلمان ہونے کی بشارت دی گئی ہے۔ عجمی لوگ عرب والوں کی نسبت زیادہ ہوں گے۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے نے بھی مجھے ایسے ہی بتایا ہے۔

حلم و انکسار

ابن عساکر ابو صالح غفاری سے روایت کرتے ہیں کہ مدینہ منورہ کے قرب وجوار میں عجوزہ نامی ایک نابینا عورت رہتی تھی۔ جس کا کوئی قریبی عزیز اور مددگار نہیں تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ روزانہ رات کو اس کے گھر آتے اور اس کے گھر کا کام کاج کرتے اور اس کا پانی بھی بھر جاتے اور اس کی مکمل

خبر گیری کرتے۔ ایک روز حضرت عمر فاروق جب حسب معمول آئے تو دیکھا کہ آج تو اس کا سارا کام ہی کوئی اور آدمی کر گیا ہے۔ اس پر آپ کو بہت حیرت ہوئی۔ پھر ایک روز بہت جلدی آئے اور دیکھتے رہے کہ دیکھیں وہ پراسرار خدمت گار کون ہے جو مجھ سے سبقت لے جاتا ہے تھوڑی دیر بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ وہ تو خلیفۃ المسلمین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہیں اس پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا..... ''مجھے اپنی جان کی قسم! یہ آپ کے سوا اور کون ہو سکتا تھا''

ایک روز کا ذکر ہے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ منبر پر تشریف رکھتے تھے اتنے میں حضرت امام حسن (جو ابھی بچپنے میں تھے) آگئے اور دیکھ کر کہنے لگے کہ میرے بابا جان کے منبر سے نیچے اتر آیئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم سچ کہتے ہو واقعی یہ تمہارے بابا جان کا ہی منبر ہے یہ کہہ کر آپ نے انہیں گود میں لے لیا اور اشکبار ہو گئے۔

خلافت صدیقی

ابن عساکر حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ ہم نے تمام انبیاء کرام کے صحابیوں کے حالات پر نظر کی مگر کوئی نبی ایسا نہیں پایا جس کا ساتھی حضرت ابوبکر صدیق جیسا ہو۔

جب موت جیسے اٹل قانون قدرت کے تحت حضور اکرم ﷺ کے وصال کا جانکاہ حادثہ پیش آیا تو آپ نے چہرہ مبارک سے چادر اٹھا کر بوسہ دیا اور عرض کیا:

"یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ زندگی میں بھی پاک صاف رہے اور موت کے بعد بھی پاک وصاف ہیں۔ جس اللہ کے ہاتھ میں میری جان ہے اس کی قسم! وہ آپ کو ہر گز دو موتیں نہ دے گا جو موت اللہ تعالیٰ نے آپ کے مقدر میں لکھی تھی وہ تو آ ہی گئی۔"

اس کے بعد ایسی پر تاثیر اور مدلل تقریر فرمائی کہ صحابہ کرام حسرت و یاس کے عالم میں خاموش بیٹھے سنتے رہے پھر جب خلافت کا موضوع زیر بحث آیا تو آپ نے حالات کا جائزہ لیا اور ایک مؤثر خطبہ ارشاد فرمایا اور حاضرین کو مشورہ دیا کہ تمہارے سامنے حضرت عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم موجود ہیں ان میں سے جس کی چاہو بیعت کر لو۔ "یہ سن کر دونوں نے کہا" ہر گز نہیں آپ سے زیادہ خلافت کا اہل اور حقدار کوئی نہیں ہے کیوں کہ آپ ہی مہاجرین میں سب سے افضل ہیں۔ غار ثور میں بھی آپ حضور کے ساتھی رہے اور رسول کریم علیہ الصلوۃ والتسلیم کی عدم موجودگی میں بھی آپ ہی امامت کے فرائض انجام دیتے رہے ہیں۔ آپ سے بڑھ کر کسی کو حق نہیں ہے لہذا آپ اپنا ہاتھ آگے بڑھائیں ہم آپ کی بیعت کرتے ہیں۔

حضرت عمر اور ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے کہنے کی دیر تھی کہ سب سے پہلے حضرت بشیر بن سعد انصاری نے آگے بڑھ کر آپ سے بیعت کی اس کے بعد لوگوں کا ایک ہجوم تھا کہ سب نے آگے بڑھ بڑھ کر خلیفۃ الرسول کی حیثیت سے تسلیم کر کے آپ کی بیعت کی۔

(نور اسلام۔اولیاء نقشبند جلد اول)

مرض الموت اور وفات

عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا انتقال پر ملال ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات کا باعث ہوا۔ فراق محبوب کے اسی صدمے ہی سے آپ کا جسم دن بدن گھلنے لگا اور بیمار رہنے لگے۔

واقدی اور حاکم نے بروایت حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما تحریر کیا ہے کہ والد محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ۷ جمادی الآخر بروز دوشنبہ (پیر) غسل فرمایا اس روز سردی کافی تھی تو آپ کو بخار ہو گیا جس کے باعث پندرہ روز آپ علیل رہے آخر تریسٹھ (۶۳) سال کی عمر میں ۲۲ جمادی الآخر ۱۳ھ مطابق ۲۳ اگست ۶۳۴ء شب سہ شنبہ آپ نے انتقال فرمایا۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون

آپ کے فیصلے

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں جب بھی کسی معاملے میں اختلاف پیدا ہو جاتا تو وہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رجوع کرتے۔ اس کے بعد کسی کے لئے بھی آپ کے فیصلے میں دم مارنے کی گنجائش نہ ہوتی۔ مختصراً تحریر ہے کہ

○ ایک شخص نے دوسرے شخص کے ہاتھ پر اس زور سے کاٹا جس سے اس کے دانت بھی ہاتھ میں گڑ گئے جس سے اس شخص نے اپنے ہاتھ کو زور سے کھینچا

تو اس کے دونوں اگلے دانت ٹوٹ گئے تو یہ معاملہ امیر المومنین حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خلافت میں پیش ہوا تو آپ نے اس کے قصاص کا حکم نہیں کیا کیوں کہ دانت ٹوٹ جانے سے اس کا قصاص (بدلہ) تو ادا ہو گیا۔

○ شام کے شہروں کے حملے کے لیے جب آپ نے فوج کو روانہ کیا تو اس کے سپہ سالار یزید بن سفیان کو روانگی کے وقت فرمایا کہ میں تم کو دس نصیحتیں کرتا ہوں ان پر عمل کرنا وہ یہ کہ کسی عورت، بچے، بوڑھے اور اپاہج شخص کو قتل نہ کرنا، کسی پھل دار درخت کو نہ کاٹنا، بستیوں کو نہ اجاڑنا، بکریوں اور اونٹوں کو کھانے کے لیے ذبح کرنے کے علاوہ نہ مارنا، کھیتوں کو برباد نہ کرنا اور نہ ان کو جلانا، اسراف (فضول خرچی) سے بچنا اور بخل سے پرہیز کرنا۔

○ دار قطنی میں ہے کہ حضرت انس بیان کرتے ہیں کہ ایک ڈھال جس کی قیمت پانچ درھم تھی کسی نے چرا لی تو آپ نے چور کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دے دیا۔

اولیات صدیقی

○ آپ ہی وہ خوش نصیب ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔

○ آپ ہی نے سب سے پہلے قرآن پاک کو کتابی صورت میں جمع کیا۔

○ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جو خلیفہ کہہ کر پکارے گئے۔

○ آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جو اپنے والد مکرم حضرت ابی قحافہ کی زندگی میں ہی خلیفہ مقرر ہوئے۔

○ آپ ہی وہ پہلے خلیفۃ الرسول ہیں جن کے لیے رعیت نے وظیفہ

مقرر کیا۔

○ آپ ہی وہ فرداول ہیں جنھوں نے بیت المال قائم کیا۔

○ آپ ہی صحابہ کرام میں عتیق (دوزخ سے آزاد) کے لقب سے ملقب ہوئے۔

آں عتیق اللہ امام المتقین
بود قلب خاشع سلطان دین

(اعلیٰ حضرت بریلوی علیہ الرحمتہ)

کلمات واقوال

○ احمد اپنی کتاب الزہد میں مسلمان کے حوالے سے تحریر کرتے ہیں کہ ایک روز میں نے امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ حضرت مجھے کچھ نصیحت فرمایئے تو آپ نے فرمایا:

"اے مسلمانو! اللہ سے ڈرو اور اچھی طرح یقین کر لو کہ وہ وقت قریب ہے جب ہر پوشیدہ بات ظاہر ہو جائیگی اور لوگوں کو معلوم ہو جائے گا کہ ہر چیز میں تمہار کتنا حصہ ہے، تم نے کیا کھایا اور کیا چھوڑا۔ یاد رکھو جس نے پانچوں وقت کی نماز ادا کی وہ صبح سے شام تک اللہ کی حفاظت میں آگیا۔ اس کو کون مار سکتا ہے اور جس نے اللہ کی ذمہ داری سے عہد شکنی کی، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ میں اوندھے منہ ڈال دے گا۔

○ صالحین دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھا لیے جائیں گے۔ صرف وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو اس طرح بیکار ہوں گے جیسے جو اور کھجور کا چھلکا اور ان

سے اللہ تعالیٰ کو کوئی تعلق نہیں ہوگا۔

○ زعفران اور سونے کی ملی ہوئی سرخیوں نے عورتوں کو ہلاک کر دیا۔

○ مسلمان کو ہر کام کا بدلہ مل جاتا ہے یہاں تک کہ ذرا سے رنج کا بھی، جوتے کے تسمے ٹوٹنے تک کا بھی اس کو بدلہ ملے گا۔ اور پھر مال کے گم ہو جانے اور پھر اس کی آستین سے مل جانے پر اس کو جو رنج پہنچتا ہے اس کا بدلہ بھی ملتا ہے۔

○ میمون بن مہران روایت کرتے ہیں کہ چلتے چلتے ایک دن راستے میں ایک لمبے لمبے پروں والا کوا مردہ حالت میں پڑا دیکھ کر فرمایا کہ کسی جانور کے مرنے یا درخت کے کٹنے کا باعث اس کا ذکر الٰہی سے غافل ہو کر رک جانا ہوتا ہے۔

○ بخاری کتاب الادب میں ضابحی کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک بھائی کی دعا دوسرے بھائی کے حق میں جو محض اللہ کے لیے کی جائے ضرور قبول ہوتی ہے۔

○ معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت اکبر رضی اللہ عنہ ایک باغ میں تشریف لے گئے وہاں آپ نے درخت کے سائے میں ایک چھوٹی سی چڑیا کو دیکھ کر سرد آہ بھری اور فرمایا کہ:

"اے چڑیا: تو کتنی خوش نصیب ہے کہ تو درختوں سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے اور ان کے سائے میں آرام کرتی ہے اور اپنی مرضی سے جہاں چاہے اڑتی پھرتی ہے کاش ابوبکر بھی تجھ جیسا ہوتا"

○ احمد علیہ الرحمتہ نے مجاہد سے روایت کی ہے کہ خشوع و خضوع کے باعث حضرت ابوبکر صدیقؓ نماز میں لکڑی کی طرح ساکت و جامد ہوتے تھے۔

○ طبرانی موسیٰ بن عقبہ سے روایت کرتے ہیں کہ میں ان چار اشخاص کے علاوہ کسی اور ایسے سلسلے سے واقف نہیں ہوں جس نے خود اور ان کے بیٹوں نے رسول کریم ﷺ کا عہد مبارک پایا ہو اور وہ چاروں یہ ہیں ابو قحافہ پھر ان کے بیٹے پھر ان کے بیٹے ابو عتیق محمد رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔ (تاریخ الخلفاء)

○ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ بنت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتی ہیں کہ مہاجرین میں سے میرے والد محترم حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد مکرم (یعنی میرے دادا محترم) ابی قحافہ کے سوا کوئی ایسا نہیں ہے جس نے اسلام قبول کیا ہو۔

○ جس کی زبان فاسد ہو گئی اس پر جنات اور حیوانات روتے ہیں اور جس کا دل خراب ہو گیا ہو اس پر فرشتے روتے ہیں۔

○ تین چیزیں تین چیزوں سے حاصل نہیں ہوتیں۔

دولت مندی .... خواہشات سے
جوانی .... خضاب سے
تندرستی .... دوائیوں سے

○ پانچ اندھیروں کے پانچ چراغ ہیں۔

۱۔ دنیا کی محبت اندھیرا ہے ، اس کا چراغ پرہیز گاری ہے۔
۲۔ گناہ اندھیرا ہے ، اس کا چراغ توبہ ہے۔
۳۔ قبر اندھیرا ہے ، اس کا چراغ کلمہ طیبہ ہے۔
۴۔ آخرت اندھیرا ہے ، اس کا چراغ عمل ہے۔
۵۔ پل صراط اندھیرا ہے ، اس کا چراغ یقین ہے۔

○ آٹھ چیزیں آٹھ چیزوں کی زینت ہیں۔

۱۔ پرہیزگاری ، فقیری کی زینت ہے۔
۲۔ شکر ، نعمت کی زینت ہے۔
۳۔ صبر ، مصیبت کی زینت ہے۔
۴۔ حلم ، علم کی زینت ہے۔
۵۔ عاجزی ، سیکھنے والے کی زینت ہے۔
۶۔ رونے کی کثرت، خوف کی زینت ہے۔
۷۔ احسان نہ رکھنا ، احسان کی زینت ہے۔
۸۔ نیاز ، نماز کی زینت ہے۔

ہدیہ سلام

کلام بلاغت نظام امام اہل سنت

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی نور اللہ مرقدہ

مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام
مہر چرخ نبوت پہ روشن درود گل باغ رسالت پہ لاکھوں سلام
شہر یار ارم، تاجدار حرم نو بہار شفاعت پہ لاکھوں سلام
صاحب رجعت شمس و شق القمر نائب دست قدرت پہ لاکھوں سلام

O

سایہ مصطفیٰ ، مایہ اصطفاء عزو ناز خلافت پہ لاکھوں سلام
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام
اصدق الصادقین ، سید المتقین چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام

O

وہ عمر جس کے اعداء پہ شیدا سقر اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام
فارق حق و باطل، امام الہدیٰ تیغ مسلول شدت پہ لاکھوں سلام
ترجمان نبی ، ہمزبان نبی جان شان عدالت پہ لاکھوں سلام

O

در منثور قرآں کی سلک بہی زوج دو نور عفت پہ لاکھوں سلام
یعنی عثمان صاحب قمیص ہدیٰ حلہ پوش شہادت پہ لاکھوں سلام

مرتضیٰ شیر حق اشجع الاشجعین ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام
شیر شمشیر زن، شاہ خیبر شکن پر تو دست قدرت پہ لاکھوں سلام
بے عذاب و عتاب و حساب و کتاب تا ابد اہل سنت پہ لاکھوں سلام

مجھ سے خدمت کے قدسی کہیں ہاں رضا
مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام

ﷺ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سایہ مصطفیٰ، مایہ اصطفا

عز و ناز خلافت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل

ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

اصدق الصادقین، سید المتقین

چشم و گوش وزارت پہ لاکھوں سلام